۱۴۴۶/۴۷ھ

داستانِ فکر و عمل

انجمن طلبۂ میوات مظاہر علوم (وقف) سہارن پور کی یک سالہ کارگزاری

رشحاتِ قلم:

عبداللہ یوسف



انجمن طلبۂ میوات مظاہر علوم (وقف) سہارن پور


بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ ساتھ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

(مجروح سلطان پوری)

داستانِ فکر و عمل

انجمن طلبۂ میوات مظاہر علوم (قدیم) سہارن پور کی

یک سالہ کارگزاری ۱۴۴۷ھ

رشحاتِ قلم

عبداللہ یوسف میواتی

انجمن طلبۂ میوات

جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور

تفصیلات

کتاب

داستانِ فکر و عمل

رشحاتِ قلم:

عبد اللہ یوسف میواتی

ناشر:

انجمن طلبۂ میوات مظاہر علوم قدیم سہارن پور

سنِ اشاعت:

ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ۔ مطابق اکتوبر ۲۰۲۶ء

ضخامت:

۶۴/ صفحات

رابطہ نمبر

وہاٹس ایپ نمبر:۹۶۷۱۱۳۰۵۶۵

فہرستِ عناوین

فہرستِ عناوین.....5
فہرستِ حاشیہ.....7
کلماتِ تحسین.....8
تائیدی کلمات.....10
مقدمہ.....11
مظاہر علوم میں نظامت واہتمام.....12
عرض نامہ.....15
ابتدائیہ.....17
یہ جداریہ کی نشأۃِ اولی ہے یا نشأۃِ ثانیہ؟.....19
مفتی ناصر الدین مظاہری سے مشورہ.....22
طلبۂ علاقۂ میوات کی میٹنگ.....23
دفتر اہتمام میں دیواری مجلہ کی درخواست.....24
دیواری مجلہ کی اجازت.....29
درخواست برائے فریم.....29
درخواست برائے جائے جداریہ.....31
"سعیدی نمبر" کا اعلان.....32
"مظفر حسین نمبر" (دوسرا شمارہ).....34
"اسعد اللہ نمبر" (تیسرا شمارہ).....36
"مظاہر علوم نمبر" (چوتھا شمارہ).....37

سالانہ مسابقۂ صحافت 38
سالانہ مقالات کی جمع شد گی 39
مقالات کی جانچ 39
مقالات کی جانچ اور مفتی محمد جابر میواتی 40
صحافتی اجلاس سے پہلے چند دن 42
دفتر اہتمام میں درخواست 43
اجلاس کے دعوت نامے، فلیکس اور اشتہار 44
حضرت مولانا محمد نعیم مظاہری کی خدمت میں 45
انعامی اجلاس کے اشتہار 45
انعامی اجلاس کا دن 46
انعامی اجلاس کا دورانیہ 47
معاونین و محسنین کا شکریہ 49
مرجھائے ہوئے پودے کی آبیاری 51
قلم سے تعمیرِ فکر 55
فہرستِ طلبۂ علاقۂ میوات مظاہر علوم قدیم سہارن پور 58
ماہانہ مطالعہ فارم کا عکس 60
اجلاس کے دعوت نامہ کا عکس 61
اجلاس کے اشتہار کا عکس 62
جامعہ مظاہر علوم قدیم سہارن پور کا عکس 63
ترانۂ مظاہر علوم سہارن پور 64

فہرستِ حاشیہ

صفحہ نمبر

۱. انجمن اصلاح الخطابۃ طلبۂ میوات دار العلوم دیوبند.....۱۷
۲. انجمن ہدایت الرشید مظاہر علوم وقف سہارن پور.....۱۹
۳. امسال انجمن کا نظام.....۲۰
۴. حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ (۱۲۴۴ھ-۱۳۲۳ھ).....۲۰
۵. حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ (۱۲۶۹ھ-۱۳۴۶ھ).....۲۱
۶. مفتی ناصر الدین مظاہری دام ظلہ (استاذ مظاہر علوم وقف سہارن پور).....۲۲
۷. حضرت ناظم صاحب مفتی محمد بدران سعیدی دام ظلہ.....۲۵
۸. مولانا محمد غیور قاسمی دام ظلہ (استاذ مظاہر علوم وقف سہارن پور).....۲۷
۹. مولانا محمد نعیم مظاہری دام ظلہ (استاذ مظاہر علوم وقف سہارن پور).....۲۹
۱۰. مفتی محمد راشد ندوی مظاہری دام ظلہ (استاذ مظاہر علوم وقف سہارن پور).....۳۱
۱۱. حضرت مولانا محمد یعقوب شمسیؒ (۱۳۶۷ھ-۱۴۴۶ھ).....۳۲
۱۲. حضرت مولانا محمد سعیدیؒ (۱۳۸۹ھ-۱۴۴۶ھ).....۳۲
۱۳. فقیہ الاسلام مفتی مظفر حسینؒ (۱۳۴۸ھ-۱۴۲۴ھ).....۳۵
۱۴. حجۃ الاسلام مولانا شاہ اسعد اللہ رام پوریؒ (۱۳۱۴ھ-۱۳۹۹ھ).....۳۶
۱۵. مفتی محمد احکام قاسمی دام ظلہ (استاذ مظاہر علوم وقف سہارن پور).....۴۰
۱۶. مفتی محمد جابر میواتی دام ظلہ (استاذ مظاہر علوم جدید سہارن پور).....۴۰
۱۷. مفتی محمد کوثر علی سبحانی دام ظلہ (استاذ مظاہر علوم وقف سہارن پور).....۴۶
۱۸. مولانا حشمت علی مظاہری دام ظلہ (استاذ مظاہر علوم وقف سہارن پور).....۴۸
۱۹. بانیٔ تبلیغی جماعت حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ (۱۳۰۳ھ-۱۳۶۳ھ).....۵۲
۲۰. جامعہ معدن العلوم جھمراوٹ، میوات ہریانہ (قائم کردہ ۱۹۹۲ء).....۵۶

کلماتِ تحسین

حضرت مولانا مفتی محمد بدران سعیدی دامت برکاتہم العالیہ

ناظم و متولی مظاہر علوم (وقف) سہارن پور

"انجمن طلبۂ میوات" یہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں زیرِ تعلیم میواتی بچوں کی تقریری و تحریری صلاحیتوں کو ابھارنے، نکھارنے اور سنوارنے والی انجمن کا نام ہے۔

ہر ادارہ زیرِ تعلیم بچوں کا گہوارہ ہوتا ہے، مظاہر علوم بھی ایک عظیم و قدیم گہوارہ ہے، یہاں ایک صدی قبل "انجمن ہدایت الرشید" وجود میں آئی تھی جس میں (حضرت مولانا نور محمد مظاہریؒ حضرت مفتی سعید احمد اجراڑویؒ اور حضرت مولانا محمد اسعد اللہ رام پوریؒ) جیسی ستودہ ہستیوں نے تربیت پاکر ارتداد کی بیخ کنی کی، نکاحِ بیوگان کی تحریک چلائی، ختمِ نبوت کی تحریک زندہ کی، شدھی سنگھٹن کا مقابلہ کیا، جگہ جگہ مناظرہ کرکے احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کا فریضہ انجام دیا، تقریریں کی، کتابیں لکھی اور دعوتی نظام کو جاری و ساری فرمایا۔

موجودہ دعوتی تحریک جس کے فروغ واحیا میں رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ نے اپنی عمرِ عزیز صرف فرمادی، اس کا منبع و سرچشمہ یہی مظاہر علوم ہے۔ اور حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ نے میوات کے اندر ارتداد زدہ علاقوں کا دورہ یہاں ملازمت کے دوران اکابر اساتذہ کے مشوروں سے شروع فرمایا تھا۔

آج پھر ارتداد بڑھ رہا ہے، ظلمت پھیل رہی ہے، کفر کی اندھی خرمنِ اسلام کو اکھاڑ پھینکنا چاہتی ہے "یریدون لیدفعوا نور اللہ بافواھھم" مگر جیالوں اور نونہالوں نے کمر ہمت باندھی ہے،

رب نے چاہا تو یہ نئی نسل پھر اسلام کی حفاظت کرے گی، آسمان سحر کے نور سے آئینہ پوش ہو گا، ظلمت سیمابِ پا ہو گی، نکہتِ خوابیدہ غنچے کی نوا بنے گی، سینہ چاکانِ چمن سے سینہ چاک آملیں گے، چمنستانِ ہند کی ہر کلی درد آشنا ہو گی، دلوں کو پیغامِ سجود کی لذت ملے گی، اور خطۂ میوات سے صدائے ایمان کی باد بہاری چلے گی۔

مولوی عبد اللہ یوسف میواتی نے امسال انجمن صدائے میوات کے لئے اپنی گراں قدر خدمات پیش کیں، طلبۂ میوات نے موصوف کی زیرِ نگرانی تحریر و خطابت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی تمام تر کوششوں کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور دین کی خدمت کے لئے ہم سب کو قبول فرمائے, آمین۔

یہ سطور اس انجمن کی سالانہ روداد ہیں، اسے پڑھئے اور ان کے مستقبل کی تابناکی کی دعائیں کیجئے۔

(۱۵/ صفر المظفر ۱۴۴۸ھ مطابق ۳۰/ جولائی ۲۰۲۶ء بہ روز جمعرات)

تائیدی کلمات

حضرت مولانا مفتی ناصر الدین مظاہری دامت برکاتہم العالیہ

مدیرِ آئینۂ مظاہر علوم وقف سہارن پور

ماشاءاللہ داستانِ فکر و عمل جو گویا میواتی طلبہ کی صحافتی مشغولی کی سالانہ داستانِ دبستان ہے، اس کو پڑھ کر میواتی طلبہ کے شوق و اشتیاق کو دیکھ کر دل سے دعا نکلی، ان کی امنگوں، ترنگوں اور شاہین صفت خوبیوں کو دیکھ کر ضمیر نے ان کے تابناک روشن مستقبل کی گواہی دی۔

یہ رپورٹ ان کے طالب علمانہ شوق کو مہمیز کا کردار ادا کرے گی۔ اگلی نسلیں ان کی اس کاوش و کوشش سے ان شاءاللہ بہت کچھ سیکھیں گی۔

رب قادر و قدیر ان بچوں کو آفتاب و ماہتاب کے مانند بنائے, آمین۔

مقدمہ

جامعہ مظاہر علوم سہارن پور کی تاریخ بھی دار العلوم دیوبند کے ساتھ ہی شروع ہو جاتی ہے، فقط چھ مہینے کے فاصلے کے ساتھ یعنی کہ ۱۵ / محرم الحرام ۱۲۸۳ھ کو دیوبند میں دارالعلوم کی بنیاد رکھی گئی تو یکم رجب المرجب ۱۲۸۳ھ کو سہارن پور میں جامعہ مظاہر علوم کی خشتِ اوّل رکھی گئی۔

جامعہ مظاہر علوم سہارن پور کے بانیان میں جہاں محدثِ سہارنپوری حضرت مولانا احمد علیؒ، فقیہِ سہارنپوری حضرت مولانا سعادت علیؒ جیسے حدیث وفقہ کے درخشندہ ستارے نظر آتے ہیں تو وہیں اس کے سرپرستان میں بھی ابوحنیفۂ عصر حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ جیسے اکابر کے نام ملتے ہیں۔ اسی طرح جہاں مظاہر علوم کے نظماء میں محدثِ کبیر، صاحبِ بذل المجہود حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ اور فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین اجراڑویؒ جیسی متبرک اور مقدس ہستیاں شامل ہیں تو وہیں یہاں کی مسندِ حدیث پر بھی اپنے وقت کے نامور اور ممتاز محدثین جلوہ افروز رہے ہیں جن میں خصوصی طور پر ریحانۃ الہند الحاج شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ کا نام قابلِ ذکر ہے، جن کے بارے میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا شاہ اسعد اللہ رام پوریؒ نے فرمایا تھا کہ: "شیخ الحدیث محمد زکریاؒ کو مظاہر علوم کی ضرورت نہیں ہے؛ بل کہ مظاہر کو ان کی ضرورت ہے۔"

راقم کے خیال میں مظاہر علوم کسی تعریف وتعارف کا مطلق محتاج نہیں ہے، شاید یہ بات بھی قابلِ ذکر نہیں کہ برِ عظیم (ہند وپاک، بنگلادیش) میں اہل السنۃ والجماعت کے بڑے اور رہ نما اداروں میں دارالعلوم دیوبند کے بعد مظاہر علوم کا ہی شمار کیا جاتا ہے، بل کہ یہ بھی حقیقت ہے کہ کبھی کبھی بعض خصوصیات کی بناء پر مظاہر علوم کو دارالعلوم پر بھی ترجیح دی گئی ہے، اس اختلافِ فضیلت کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی ایک دوسری پر فضیلت سے تشبیہ دی جاسکتی ہے۔ (اصولِ حدیث کے طلبہ اس معمہ کو بہ خوبی سمجھ سکتے ہیں)

دار العلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور کے قیام کا مختصر اجمالی تعارف روداد سالانہ مدرسہ مظاہر علوم

۱۳۴۸ھ۔ میں تحریر ہے:

"حضور سرورِ کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کے شاگردان باقتدار صحابہ کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اسی علمِ شرائعِ الٰہیہ سے تو اپنے سینوں کو پر کیا تھا جس سے اصحابی کالنجوم کی ممتاز سند سے سربلند ہوئے، ان مقدس ہستیوں نے تمام کائنات میں اقطاعِ عالم کو ان ہی علومِ شرعیہ کے انوارِ تبلیغ سے منور فرمایا جس کے درخشاں مراکز ان کے زمانے میں بصرہ اور کوفہ رہے اور بعدہ بغداد، قاہرہ، مصر، اندلس اور قرطبہ مراکزِ علم ہوئے، تغیراتِ زمانہ کے زیرِ اثر شدہ شدہ یہی فرزندۂ انوارِ علومِ اسلامیہ دہلی میں جلوہ افگن ہو کر ولی اللہ شخصیت کی صورت میں ایک زمانے تک ضیاپاش رہے اور علمائے دین کی وہ مایاناز مبارک ہستیاں تیار ہوئیں کہ جن کے برکاتِ قدسیہ اور فیوضِ علمیہ کا مجسمہ بہ صورتِ "مظاہر علوم سہارن پور" اور "دارالعلوم دیوبند" آج دنیا کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

درس گاہِ ملیہ مظاہر علوم سہارن پور حضرت مولانا سعادت علی صاحب فقیہؒ، مولانا احمد علی صاحب محدث اور مولانا الحاج محمد مظہر صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین رحمۃً واسعۃً کے مساعی جمیلہ کا نتیجہ، ان ہی مبارک ہاتھوں کا لگایا ہوا چمنستانِ علمی اور ان کی سراپا رشد و ہدایت فرزندِ روحانی حضرت مولانا الحاج المہاجر الشاہ خلیل احمد صاحب قدس سرہ کی آب یاری سے بامِ رفعت و کمال پر پہنچا ہوا سدا بہار گلستاں ہے۔

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعلم

ثبت است بر جریدۂ عالم دوام شاں

ترجمہ: وہ شخص کبھی نہیں مرتا جس کا دل علم کی وجہ سے زندہ ہو جائے، دنیا کی تاریخ میں ان کا دوام، ہمیشگی اور حیاتِ جاودانی ثبت ہو چکی ہے۔ (حافظ شیرازیؒ کے اصل شعر میں بعلم کے بجائے بعشق اور دوامِ شاں کے بجائے دوامِ ماہے۔)

(بہ حوالہ: روداد سالانہ مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور بابت ۱۳۴۸ھ۔)

مظاہر علوم میں نظامت و اہتمام

یہ بات بھی قابلِ ذکر ہے کہ مظاہر علوم کی ابتدائی رودادوں میں تو مہتمم کا لقب ملتا ہے، مثلاً: "حضرت مولانا عنایت الٰہی مہتمم مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور"؛ لیکن بعد میں چل کر شاید حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ کے دورِ نظامت سے مہتمم کا لقب نہیں ملتا، بل کہ صرف ناظمِ اعلیٰ یا ناظمِ مدرسہ لکھا ہوا ملتا ہے، نیز ناظمِ

مدرسہ کو مہتمم والے جملہ اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔

نیز یہ کہ مظاہر علوم میں نائب ناظم کا منصب کبھی مستقل نہیں رہا، بس جب ضرورت پڑی تو کوئی نائب بنا دیا گیا ورنہ تو نہیں۔ چناں چہ سابق ناظمِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ اسعد اللہ رام پوریؒ (۱۳۱۴ھ-۱۳۹۹ھ) کے شروع دورِ نظامت میں کوئی نائب نہیں رہا، البتہ اخیر کے ۱۴/ سالوں میں جب حضرت رام پوریؒ زیادہ ضعیف ہو گئے تو پھر ماہِ رمضان المبارک ۱۳۸۵ھ۔ مطابق دسمبر ۱۹۶۵ء میں حضرت مفتی مظفر حسین اجراڑویؒ کو نائب ناظم بنا دیا گیا۔ اسی طرح حضرت مفتی مظفر حسین اجراڑویؒ (۱۳۴۸ھ-۱۴۲۴ھ) کے دورِ نظامت میں کوئی نائب نہیں رہا، البتہ بالکل اخیر عمر میں جب حضرت مفتی صاحبؒ بہت زیادہ ضعیف و ناتواں ہو گئے تو ۳۰/ جمادی الاولی ۱۴۲۴ھ۔ مطابق ۳۰/ جولائی ۲۰۰۳ء بہ روز بدھ حضرت مولانا محمد سعیدیؒ کو نائب ناظم بنا دیا گیا۔ پھر حضرت مولانا محمد سعیدیؒ (۱۳۸۹ھ-ذی الحجہ ۱۴۴۶ھ) کے دورِ نظامت میں تو اخیر تک بھی کوئی نائب ناظم نہیں رہا۔

حضرت مولانا محمد سعیدیؒ (۱۳۸۹ھ-۱۴۴۶ھ) کی وفات کے معاً بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسلام الحق اسعدی دام ظلہ العالی کو قائم مقامِ ناظمِ اعلیٰ اور حضرت مولانا مفتی محمد بدران سعیدی دام ظلہ العالی کو نائب ناظم مقرر کر دیا گیا۔ مگر پھر چند مہینے بعد اراکینِ شوری مظاہر علوم (وقف) سہارن پور (منعقدہ: ۵/ جمادی الاولی ۱۴۴۷ھ۔ مطابق ۲۸/ اکتوبر ۲۰۲۵ء بہ روز منگل) نے حضرت مولانا مفتی محمد بدران سعیدی دامت برکاتہم العالیہ کو ناظمِ اعلیٰ نامزد کر دیا۔ چناں چہ الحمدللہ فی الحال حضرت مفتی محمد بدران سعیدی صاحب ناظم اعلیٰ اور استاذِ حدیث کی حیثیت سے مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں بہ حسن و خوبی خدمت انجام دے رہے ہیں۔

انجمن طلبۂ میوات مظاہر علوم (وقف) سہارن پور

انجمن طلبۂ میوات کی داغ بیل تو گذشتہ سال (۳/ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ۔ مطابق ۲۹/ جون ۲۰۲۵ء) سے ہی پڑ گئی تھی، مگر اس وقت اس کا کوئی باقاعدہ نام تجویز نہیں کیا گیا تھا، بس بزمِ صحافت کے عنوان سے اعلانات آویزاں کیے جاتے تھے، البتہ امسال (ماہِ محرم الحرام ۱۴۴۸ھ۔ مطابق جون ۲۰۲۶ء) سے حضرت ناظم صاحب (مفتی محمد بدران سعیدی دام ظلہ العالی) اور نگرانِ انجمن (مفتی ناصر الدین مظاہری دام ظلہ العالی) کے مشورے سے انجمن کا باقاعدہ یہ نام "انجمن صدائے میوات, طلبۂ میوات مظاہر علوم (وقف) سہارن پور" تجویز کر دیا گیا۔ مگر

بعد میں مذکورہ بالا نام میں لفظِ "میوات" کے تکرار کے باعث لفظِ "صدائے میوات" کو حذف کر دیا گیا۔

انجمن طلبۂ میوات کے تحت ابھی فقط دو شعبے ہیں: (۱) شعبۂ صحافت (۲) شعبۂ مطالعہ

(۱) شعبۂ صحافت: کے زیرِ اہتمام طلبۂ میوات ماہانہ جداریہ موسوم بہ "التبلیغ" نکالتے ہیں، اس میں ماشاء اللہ تعالی اکثر بلکہ تقریباً سارے میواتی طلبہ ہی حصہ لیتے ہیں۔ چناں چہ گذشتہ سال (۱۴۴۷ھ مطابق ۲۶/۲۰۲۵ء) اس ماہانہ شمارہ "التبلیغ" کے زیرِ اہتمام چار خصوصی نمبر شائع ہوئے: (۱) سعیدی نمبر (۲) مظفر حسین نمبر (۳) اسعد اللہ نمبر (۴) مظاہر علوم نمبر۔ اس کے علاوہ ایک سالانہ مسابقۂ صحافت بھی منعقد ہوا جس میں تقریباً ۱۵/ طلبۂ میوات نے ۵/ سے ۷/ صفحات پر مشتمل مقالے لکھے اور خوب لکھے۔

اور الحمد للہ امسال (۱۴۴۸/۱۴۴۷ھ۔ مطابق ۲۰۲۶ء) اب تک پانچ ماہانہ شمارے (ماہِ ذی الحجہ، ماہِ محرم الحرام، ماہِ صفر المظفر، ربیع الأول اور ربیع الثانی) آویزاں ہو چکے ہیں۔

(۲) شعبۂ مطالعہ: اس شعبہ کے تحت طلبۂ کرام اساتذہ یا بڑوں کے مشوروں سے کتابیں منتخب کر کے مطالعہ کرتے ہیں، اس کے لئے انجمن صدائے میوات نے باقاعدہ "ماہانہ مطالعہ فارم" کے نام سے ایک فارم جاری کر رکھا ہے۔ (جس کا عکس اخیر کتابچہ میں شامل کر دیا گیا ہے) اسے ہر قمری مہینہ کے آغاز میں جملہ طلبۂ میوات کو دے دیا جاتا ہے اور مہینہ کے آخر میں جمع کر لیا جاتا ہے، جس سے بڑا فائدہ ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ طلبہ کا مطالعہ، کتبِ مطالعہ اور ریکارڈِ مطالعہ سب کچھ انجمن کے پاس محفوظ ہو جاتا ہے نیز تکمیلِ کتاب یا مہینہ کے اختتام پر ہر مطالعہ شدہ کتاب کا تحریری شکل میں خلاصہ پیش کرنے کا پابند بنایا جاتا ہے، یا مطالعہ شدہ کتب کا امتحان لیا جاتا ہے۔ باقی شعبۂ خطابت کی نظامِ مدرسہ کے علاوہ ابھی تک کوئی مستقل ترتیب نہیں بن سکی ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالی ہماری اس انجمن کو روز افزوں ترقیات سے سرفراز فرمائے، آمین۔

عبد اللہ یوسف

۲۴/ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ

بہ روز بدھ

عرض نامہ

مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد حصولِ تعلیم کے لیے جس ادارے میں رہ کر اساتذہ کے سامنے شرفِ تلمذ حاصل کرنے کی سب سے زیادہ تمنا اور آرزو تھی وہ جامعہ مظاہر علوم سہارن پور ہے، اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہی تھی کہ ہمارے مسلکِ اہلِ سنت کے علماء اور نامور فقہاء و محدثین کا دار العلوم دیوبند کے بعد سب سے زیادہ تعلق مظاہر علوم سے رہا ہے، چناں چہ بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ علماء دیوبند اور اکابرِ دیوبند کی تاریخ تذکرۂ مظاہر علوم کے بغیر ناقص و نامکمل ہے۔

خیر برائے مشقِ افتاء مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں داخلۂ امتحان دیا، بحمدِ اللہ تعالی جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں داخلہ ہو گیا اور گویا اس طرح اساتذۂ دار العلوم دیوبند سے سندِ فضیلت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد اس کے معاصرِ علمی (مظاہر علوم) میں بھی شرفِ تلمذ کی سعادت حاصل ہو گئی۔ میں اس فضل وانعام اور نعمتِ یزدانی پر خدائے ذوالجلال کا شکر کیسے ادا کر سکتا ہوں؛ بلکہ حق تو یہ ہے کہ مولائے حقیقی کے کسی بھی شکر و احسان کا بدلہ کسی بھی درجے میں مجھ سیہ کار سے ادا نہیں ہو سکتا۔

جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں شعبۂ صحافت گزشتہ طویل عرصے سے غیر فعال تھا، داخلہ کے بعد سے ہی اس شعبۂ صحافت کے اجراء کی آرزو و تمنا تھی، بے پایاں فضل ہے ربِّ دو جہاں کا کہ اس نے یہ کام بھی آسان فرما دیا اور گویا ایک لمبے عرصے بعد شعبۂ صحافت کی حسین روایت دوبارہ سے چل پڑی۔ شعبۂ صحافت کے از سرِ نو آغاز اور اجراء و اشاعت میں جن حضرات کا خاص تعاون اور ساتھ رہا ان میں سرِ فہرست ہمارے محسن و مربی حضرت مولانا مفتی محمد بدران سعیدی دام ظلہ العالی ناظم و متولی مظاہر علوم (وقف) سہارن پور ہیں کہ انہوں نے ہماری ہر درخواست کو شرفِ قبولیت سے نوازا، بعدہٗ ہمارے مشفق سرپرست و نگراں حضرت مولانا مفتی ناصر الدین مظاہری دام ظلہ العالی مدیرِ آئینۂ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور ہیں کہ جنہوں نے ہر موقع پر بہترین اور ضروری رہ نمائی فرمائی اور عمومی طور پر جملہ طلبۂ میوات (جو گذشتہ سال مظاہر علوم (وقف) سہارن پور)

میں زیرِ تعلیم تھے (اخیر کتابچہ میں ان جملہ طلبۂ کرام کے اسماء بھی درج کر دئے گئے ہیں) بے حد مبارکباد اور شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ہر موقع پر بندہ کا ساتھ دیا اور ہر درخواست پر لبیک کہا، بالخصوص احسان مند ہوں مکرم و محترم جناب شبیر احمد خاں میواتی کا جنہوں نے کتابچے کے مضمون اور تزئین میں نہایت اہم اور ضروری مشوروں سے نواز کر لمحہ بہ لمحہ رہنمائی فرمائی اور اخیر میں بہت ممنون ہوں ہماری انجمن سے منسلک فلیکس و بینرز اور اس کتابچے کے سرِ ورق کو ڈیزائن کرنے والے محترم مفتی محمد مصطفی عزیزی (شریکِ تکمیلِ افتاء مظاہر علوم وقف سہارن پور) کا۔ جزاھم اللہ خیراً کثیراً واحسن الجزاء

کتابچہ میں کیا ہے؟

اس کتابچہ میں انجمن طلبۂ میوات یا بزمِ صحافت, طلبۂ میوات مظاہر علوم (وقف) سہارن پور کے پہلے مشورہ یا پہلی میٹنگ سے لے کر انجمن کے سالانہ اختتامی اجلاس تک کا سارا ریکارڈ اور انجمن یا بزم سے متعلق ہر طرح کی سرگرمیوں کو سپردِ قرطاس کرنے کی ادنی سعی کی گئی ہے، نیز یہ کہ بعض مخلص اصحابِ علم کے مشورہ سے کتابچہ میں ذکر کردہ شخصیات پر مختصر نوٹس بھی شامل کر دئے گئے ہیں۔

میں بالکل اس خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوں کہ یہ کتابچہ آپ کے علم میں اضافے کا باعث ہو گا یا یہ آپ کے لیے گوہرِ نایاب ثابت ہو گا؛ بل کہ اس کتابچہ کی جمع و ترتیب کا مقصد صرف اتنا ہے کہ ایک تو انجمن طلبۂ میوات کے لئے تاریخی ریکارڈ کی حیثیت رکھے اور دوسرے یہ کہ شاید مجھ جیسے طالبانِ علومِ نبویہ کے لیے مشعلِ راہ اور رہبری و رہنمائی کے لیے سنگِ میل ثابت ہو۔ چند تحاریر کو باقاعدہ جمع و ترتیب کرنے کا یہ پہلا تجربہ ہے، اس لئے مجموعۂ ہذا میں کسی بھی طرح کی کوئی بات قابلِ اشکال یا غلط معلوم ہو تو مطلع فرما کر ممنون و مشکور ہوں؛ تاکہ درستگی و اصلاح کی جاسکے۔ بارگاہِ ایزدی میں دست بہ دعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ ناچیز کو کسی لائق بنادے, آمین یارب العالمین۔

عبد اللہ یوسف میواتی

دارِ قدیم مظاہر علوم سہارن پور

۲۵/ ربیع الثانی ۱۴۴۸ھ۔ بہ روز جمعرات

بزمِ صحافت طلبۂ میوات مظاہر علوم (وقف) سہارن پور کے ماہنامہ "التبلیغ" کی روداد

ابتدائیہ

الحمدللہ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور میں داخلہ ہو گیا، مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند میں چوں کہ بزمِ اصلاح الخطابۃ[1] (طلبۂ میوات دار العلوم دیوبند) کے طفیل ایک سال کچھ کچھ اور اگلے دو سال تک خوب ہی

---

(۱) بزمِ اصلاح الخطابۃ (طلبۂ میوات دار العلوم / دیوبند): انجمن اصلاح الخطابۃ (طلبۂ میوات دار العلوم دیوبند) طلبۂ میوات کی ہر دل عزیز انجمن ہے، اس کی تاریخِ تاسیس غالباً ۱۳۷۹ھ۔ مطابق ۱۹۵۹ء ہے، انجمن ہذا کی بنیاد رکھنے والوں میں حضرت مولانا محمد قاسم میواتی (۱۳۵۷ھ-۱۴۳۳ھ) (بانیٔ دار العلوم محمدیہ میل کھیڑلا، میوات راجستھان) مفتیٔ اعظم میوات حضرت مولانا مفتی رشید احمد میواتیؒ مال پوری (متوفی:۱۴۴۱ھ۔) (سابق مہتمم مدرسہ عبدیہ ہتھین، میوات ہریانہ) اور حضرت مولانا مفتی جمال الدین قاسمیؒ میواتی (متوفی:ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ) (سابق مہتمم مدرسہ اشرف العلوم داؤد پور الور راجستھان) شامل ہیں۔ (بہ حوالہ: دوماہی رسالہ رہنمائے میوات ۱۴۴۹ھ۔ کی خصوصی اشاعت "قاسم نمبر" ص/۶۱) کچھ عرصہ پہلے تک یہ انجمن کچھ زیادہ متحرک اور فعال نہیں تھی، نہ ہی طلبہ امورِ انجمن میں کوئی خاص دل چسپی لیتے تھے، اس کی ایک بڑی وجہ تو یہی تھی کہ پہلے میواتی طلبہ دیوبند کی طرف زیادہ رخ نہیں کرتے تھے۔ مگر اب چند سالوں سے جہاں طلبہ کی ایک بڑی تعداد دار العلوم / دیوبند کی طرف علمی تشنگی بجھانے کے لیے رخ کرتی ہے تو وہیں ماشاء اللہ تعالیٰ ہماری طلبۂ میوات کی انجمن بھی پہلے سے بہت زیادہ متحرک اور فعال ہو گئی ہے، کچھ مخلص احباب اور محنت و جفاکش طلبۂ میوات کی شبانہ روز محنتوں سے بہت ہی تابناک اور روشن دور سے گزر رہی ہے، بجا طور پر کہا جا سکتا ہے کہ انجمن کے اس تاریخی انقلاب میں میرے لیے قابلِ صد احترام مفتی محمد قاصد میواتی (ساکن اٹاوڑ) اور مفتی محمد اسامہ میواتی (ساکن ہمزہ پور) کی صدارت و نظامت، ان کی شبانہ روز فکر مندی اور محنت کوششوں کا خاص دخل ہے۔

انجمن اصلاح الخطابۃ کے زیرِ اہتمام چار شعبہ جات ہیں۔ (۱) شعبۂ خطابت (۲) شعبۂ صحافت (۳) شعبۂ لائبریری (۴) شعبۂ مطالعہ۔ انجمن کے پہلے حالات اور حالیہ سرگرمیوں پر مشتمل مفتی محمد قاصد میواتی کی ایک تحریر ساتھ میں ملحق ہے جو اسی انجمن کے گذشتہ سال کے کسی ماہانہ جدار یے میں شائع ہوئی پیشِ خدمت ہے۔

"مادر علمی دار العلوم دیوبند کی جس فضا میں قرآن و سنت کی صدائیں گونجتی ہیں اور جس کی گود میں علم و عمل کے چراغ روشن ہوتے ہیں، اس میں طلبہ کی تقریری و تحریری صلاحیتوں کو جلا بخشنے کے لیے مختلف انجمنیں سرگرم عمل ہیں۔ دار العلوم دیوبند میں قائم انجمنوں میں "بزم شیخ الاسلام مدنی دار المطالعہ" اور "النادی الأدبی" کو مرکزی حیثیت حاصل ہے، جن سے دار العلوم دیوبند میں داخل ہر طالب علم خواہ =

==== وہ کسی بھی صوبے یا ضلع سے تعلق رکھتا ہو، فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اول الذکر یعنی "بزم شیخ الاسلام" اردو انجمن ہے، جس کے ہفتہ واری پروگرام ہر جمعہ بعدِ نمازِ جمعہ دار العلوم کی مختلف درس گاہوں میں منعقد ہوتے ہیں، جبکہ ثانی الذکر "النادی الأدبی" عربی انجمن ہے، جس کا ہفتہ واری پروگرام ہر جمعرات بعدِ نمازِ مغرب وعشاء منعقد ہوتا ہے۔ ان دونوں انجمنوں سے دار العلوم کے طلبہ کی ایک بڑی تعداد منسلک ہو کر مستفید ہوتی ہے اور اپنے تحریری و تقریری ذوق کو تسکین فراہم کرتی ہے۔ ان دونوں مرکزی انجمنوں کے علاوہ دار العلوم میں مختلف ضلعی وصوبائی انجمنیں بھی قائم ہیں، جو ہر علاقے کے طلبہ کی تقریری و تحریری صلاحیتوں کو جلا بخشنے میں نمایاں کردار ادا کرتی ہیں۔ انہیں میں سے ایک "انجمن اصلاح الخطابت طلبہ علاقۂ میوات دار العلوم دیوبند" بھی ہے، جو فی الوقت ترقی کی شاہ راہ پر تیزی سے گامزن ہے۔ گذشتہ چند برسوں میں اس انجمن نے ترقی و کامیابی کے جو منازل طے کیے ہیں، وہ بے مثال اور خوش آئند ہیں، نیز اپنی نوعیت میں بے نظیر بھی۔ ایک زمانہ تھا جب انجمن کے ہفتہ واری پروگرام میں چند طلبہ بمشکل شریک ہوتے تھے، مگر آج ستر کے قریب طلبہ باقاعدگی سے شرکت کرتے ہیں۔ طلبہ کی بڑھتی ہوئی تعداد اور ان کی دلچسپی کے پیش نظر انجمن میں دو حلقے (حلقۂ ابو بکر صدیقؓ اور حلقۂ عمر فاروقؓ) قائم کیے گئے ہیں؛ تاکہ ہر مقرر کو تقریر کا موقع ملے اور کسی طالب علم کو موقع نہ ملنے کا شکوہ نہ رہے۔

شعبۂ صحافت کی ترقی کا یہ عالم ہے کہ طلبہ کے مضامین کی تعداد بعض اوقات مقررہ اوقات سے دگنی ہو جاتی ہے، چنانچہ مجبوراً بعض مضامین کو مؤخر کرنا پڑتا ہے۔ شعبۂ لائبریری میں طلبہ کا ذوقِ مطالعہ مسلسل پروان چڑھ رہا ہے۔ انجمن کی لائبریری میں علمی، تاریخی، ادبی اور معیاری کتب کا گراں قدر ذخیرہ موجود ہے، جن سے طلبہ مستفید ہوتے ہیں، اور سال رواں باقاعدہ "شعبۂ مطالعہ" کا قیام بھی عمل میں آیا ہے۔ طلبہ کے ذوق واستعداد کے مطابق، کتب منتخب کر کے مطالعہ کے لیے فراہم کی جاتی ہیں۔ ہر ہفتے طلبہ کے مطالعہ کی جانچ اور امتحان لیا جاتا ہے، اور جمعرات کے روز مطالعہ کی راہ میں معاون امور کی جانب رہ نمائی بھی کی جاتی ہے۔ انجمن کے تحت افتتاحی، ششماہی اور سالانہ مسابقے بھی منعقد ہوتے ہیں، جو طلبہ کی تقریری و تحریری صلاحیتوں کو نکھارنے کا مؤثر ذریعہ بنتے ہیں۔ بلاشبہ، انجمن کی اس ترقی کی بنیاد خود انجمن کے مخلص شرکاء ہیں، اور اس میں انجمن کے صدر و نظماء، معاونین اور محنتی طلبہ کی کاوشیں شامل ہیں۔ آج انجمن اصلاح الخطابۃ کے ماتھے پر ترقی کا جو تاج سجا ہے، وہ بہت ہی خوش آئند ہے اور اس کی چمک دمک آنے والے وقت میں ان شاء اللہ تعالی مزید بڑھے گی۔ دعا ہے کہ رب ذو الجلال اس انجمن کو مزید ترقیات سے ہم کنار فرمائے، اس کے ذمہ داران، معاونین اور شرکاء کی محنتوں کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی انہیں خلوص و محنت کے ساتھ خدمت کی توفیق عطا فرمائے، آمین یارب العالمین۔"

الحمدللہ بندہ کو بھی اس انجمن سے تین سال استفادہ کا موقع نصیب ہوا، سعادت کی بات یہ ہے کہ دو سال تک شعبۂ صحافت کی ذمہ داری بندہ سے متعلق رہی، اس لیے میں مشاہدہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں کہ کہاں وہ زمانہ تھا کہ جب دو چار طلبہ بہ مشکل ہفتہ واری پروگرام میں شریک ہوتے تھے اور کہاں یہ کہ اب الحمدللہ ۵۰/ سے زائد طلباء تو وہ ہوتے ہیں جن کا ہفتہ واری ریکارڈ ہوتا ہے، کہاں وہ وقت کہ ماہانہ جداریے

صحافت کی ذمہ داری کی بناء پر مضامین نگاری سے تعلق اور دل چسپی رہی تھی، اس لئے مظاہر علوم میں داخلہ ہونے کے بعد پہلی آرزو اور تمنا یہی تھی کہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں بھی با قاعدہ صحافت کا نظام شروع کیا جائے اور وہی ساری ترتیب جو دار العلوم میں رہ کر دیکھی تھی اور جس کا مشاہدہ کیا تھا، وہ سب یہاں بھی کرنے اور دیکھنے کی حسرت اور قلبی آرزو تھی، چناں چہ الحمدللہ اللہ تبارک وتعالی کے فضل وکرم سے یہ خواب حقیقت میں تبدیل ہوا اور مضامین بھی لکھے، لکھوائے، سالانہ مقالات بھی لکھوائے گئے، سالانہ صحافتی انعامی اجلاس بھی ہوا اور طلبہ کو خوب اور کثیر تعداد میں انعامات سے بھی نوازا گیا۔

یہ جداریہ کی نشأۃِ اولی ہے یا نشأۃِ ثانیہ؟

اس تعلق سے یہ وضاحت بھی عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں دیواری مجلہ کب سے بند ہے؟ یا کب اس کا رواج ختم ہوا؟ تو اس حوالہ سے میں نے کافی تحقیق کی کوشش کی کہ کچھ پتہ چل جائے، بہ راہِ راست مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب سے بھی اس سلسلہ میں عرض کیا کہ جی یہ دیواری مجلوں کا سلسلہ کب سے بند ہے؟ مگر تعیین کے ساتھ اس کا علم نہ ہو سکا، البتہ بعد میں چل کر انجمن ہدایۃ الرشید[2] کے زیرِ اہتمام شعبۂ مناظرہ کا آغاز ہوا تو اس سے بھی میں برائے نام سہی؛ مگر منسلک ہوا تو اس میں

کے لئے سات مضمون تک جمع نہیں ہو پاتے تھے، مگر اب الحمدللہ مضامین کی تعداد تین دہائی بل کہ اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالی انجمن کو خوب بلندی وترقیات سے سرفراز فرمائے آمین یارب العالمین۔ (عبداللہ یوسف)

(۲) انجمن ہدایت الرشید: مظاہر علوم سہارنپور وہ علمی واصلاحی ادارہ ہے جس کی بنیاد ایسے تاریک دور میں رکھی گئی جب مسلمان ہر طرف سے شیاطین الانس کے محاصرے میں قید وبند کی مشقتیں جھیل رہے تھے، ایک طرف ان کے ایمان پر ڈاکہ زنی کی جارہی تھی تو وہیں دوسری طرف ان کی جانوں کو تختۂ مشق بنایا جارہا تھا، مظاہر علوم کی تاریخ رہی ہے کہ اس کے شہزادوں نے ہر دور میں دشمن کو دھول چٹائی ہے، چناں چہ ۱۳۰۴ھ۔ میں سہارن پور میں عیسائی اور اہلِ اسلام کے درمیان ہونے والے مناظروں کی تفصیلی روداد جو تاریخ مدرسہ میں درج ہے کہ اس مناظرے میں نہ صرف یہ کہ اہلِ اسلام کی فتح ہوئی؛ بل کہ اہلِ باطل کی تاریخی شکست بھی ہوئی اور ایک بڑی تعداد نے قبولیتِ اسلام کا شرف حاصل کیا، اس کے بعد حالات سخت سے سخت تر اور بگڑتے چلے گئے تو اہلِ مدرسہ نے کچھ عرصے بعد محسوس کیا کہ اس کام کے لیے مستقل ایک شعبے کا قیام ضروری ہے جس میں مضبوط اور ٹھوس صلاحیت والے طلباء کو مناظرانہ مباحث اور اہلِ باطل کو دندان شکن جواب دینے کے لیے بہ طورِ خاص ایک شعبہ اور انجمن کا آغاز کیا جائے، نیز زمانے کے نئے چیلنجز سے ٹکرانے اور انہیں منہ توڑ جواب دینے کے لیے ان طلباء کی خاص طریقے سے تربیت اور نگہ داشت کی جائے؛ چناں چہ اسی لیے ۲۲ / جمادی الاولی ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۰ / مئی ۱۹۱۲ء بہ روز جمعہ سابق

انجمن اور اس کے شعبوں سے متعلق تقریباً سارا ریکارڈ موجود تھا، جس سے اتنا پتہ چلا کہ ۱۴۳۷/۳۸ھ کے بعد سے نہ تو شعبۂ مناظرہ سرگرمِ عمل ہے اور نہ ہی صحافت وجداریہ وغیرہ کا کوئی نظام ہے، البتہ اس سے پہلے کے متفرق مضامین اور فریم وغیرہ نظروں سے گزرے اور یہاں مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں اس وقت انجمن کا جو نظام ہے[3] وہ دارالعلوم سے قدرے مختلف ہے، دارالعلوم دیوبند میں تو علاقائی اور صوبائی انجمنیں ہوتی ہیں، مگر یہاں مدرسہ کی طرف سے انجمنوں کا تعین ہوتا ہے، جن میں الگ الگ علاقے اور مختلف درجات کے طلبہ کو علی السویہ تقسیم کرکے بیس پچیس طلبہ پر مشتمل متنوع نام دے کر ہفتہ واری پروگرام منعقد ہوتے ہیں اور اخیر سال میں ہر انجمن سے ایک طالب علم کا انتخاب کرکے بزمِ ہدایۃ الرشید کے زیرِ اہتمام سالانہ مسابقۂ خطابت اور انعامی اجلاس منعقد ہوتا ہے، غالب گمان یہی ہے کہ یہاں انجمنوں کا یہ طریقۂ کار اسی وقت سے ہے جو کہ انجمنوں سے متعلق طلبہ کی آپسی لڑائی وغیرہ کے باعث ہوا، جب کہ اس سے پہلے یہاں بھی علاقائی اور صوبائی انجمنیں ہوتی تھیں۔

سرپرستِ مظاہر علوم سہارن پور فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کی نسبت پر "انجمن ہدایت الرشید" کا باقاعدہ قیام عمل میں آیا۔

گذشتہ چند سالوں سے بعض وجوہات کی بنا پر انجمن ہدایت الرشید کے تحت انجمنوں کا سلسلہ تو بہ دستور قائم تھا؛ مگر شعبۂ مناظرہ موقوف تھا؛ لیکن بحمد اللہ گذشتہ تعلیمی سال (۱۴۴۶/۴۷ھ۔ مطابق ۲۰۲۵/۲۶ء) سے حضرت ناظم صاحب (مفتی محمد بدران سعیدی) نے شعبۂ مناظرہ کو بھی حسبِ سابق شروع کرادیا ہے۔ اللہ تعالی حضرت ناظم صاحب کو علمی و عملی کاموں کے لیے قبول فرمائے اور جملہ امور میں معاونت فرمائے، آمین۔

(۳) **انجمن کا نظام**: گذشتہ تعلیمی سال تک تو انجمن کا یہی نظام تھا، مگر امسال ابھی ۲۳/ ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ۔ مطابق ۱۰/ جون ۲۰۲۶ء بہ روز بدھ بعدِ نمازِ عشاء منعقد تقریری افتتاحی پروگرام کے ذریعے سے معلوم ہوا کہ حضرت ناظم صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے شعبۂ خطابت کے طریقۂ کار میں مستحسن تبدیلی فرمادی ہے، جس کی تفصیل یہ ہے کہ جماعتِ فارسی سے بہ شمولِ طلبۂ تجوید تا عربی چہارم کا ہفتہ واری تقریری پروگرام بہ روز بدھ بعدِ نمازِ عشاء اساتذۂ کرام کی نگرانی میں منعقد ہوگا۔ جب کہ دیگر جملہ طلبہ کا تقریری پروگرام بہ روز جمعرات بعدِ نمازِ مغرب اساتذۂ کرام کی نگرانی میں منعقد ہوگا۔ اس میں ایک اور خاص تبدیلی جو امسال ہوئی وہ یہ ہے کہ مختلف جگہ طلبہ کی تقسیم میں ضلع، صوبہ اور علاقوں کا خاص خیال رکھا گیا ہے، یعنی جہاں تک ممکن ہو ایک انجمن میں ایک ہی ضلع یا ایک ہی صوبے کے طلبہ ہوں۔ امیدِ واثق ہے کہ یہ نظام اور یہ طریقہ زیادہ مفید اور مؤثر ہوگا، ان شاء اللہ تعالی

واضح رہے کہ انجمن ہدایۃ الرشید سابق سرپرستِ مظاہر علوم سہارن پور حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی[4] نور اللہ مرقدہ سے منسوب ہے جس کی بنیاد حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری[5] نور اللہ مرقدہ کے دورِ اہتمام میں

---

(۴) حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ (۱۲۴۴ھ-۱۳۲۳ھ): فقیہ النفس حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ کی ولادت باسعادت ۶ / ذی قعدہ ۱۲۴۴ھ مطابق ۱۱ / مئی ۱۸۲۹ء میں مکان محلہ سرائے گنگوہ میں ہوئی، قرآن خوانی کی ابتدا گنگوہ کے ایک معروف معلمِ قرآن میاں جی قطب شاہ گنگوہیؒ سے ہوئی، فارسی کی اعلیٰ درسیات گنگوہ کے ایک اور عالم مولانا محمد غوث گنگوہیؒ سے پڑھی، فارسی کی تکمیل کے بعد مولانا محمد حسن صاحب سے عربی درسیات شروع کی، ہدایت النحو تک پڑھنے کے بعد استاذِ مکرم مولانا محمد حسنؒ نے عزیز شاگرد کو دہلی جانے کا شوق دلایا؛ چناں چہ حضرت مولانا ۱۲۶۱ھ۔ میں حصولِ تعلیم کی غرض سے دہلی تشریف لے گئے، دہلی پہنچ کر مختلف اساتذہ سے شرفِ تلمذ حاصل کیا اور درسیات کی متوسطات مکمل کرنے کے بعد حضرت مولانا مملوک العلی نانوتوی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہو کر نصابِ درسیات حضرت استاذ الکل (مولانا مملوک العلی نانوتویؒ) سے ہی مکمل کیا۔

حضرت مولانا تعلیم سے فراغت کے بعد کچھ دن وطن میں رہ کر ایک مدت تک سہارن پور میں ملازم رہے؛ مگر اس کے بعد جلد ہی اس سے دل اچاٹ ہوا اور ملازمت چھوڑ کر تصنیف وطباعت کا کام شروع کر دیا، آپ کی سب سے پہلی تالیف "نصیحۃ الشیعہ" ہے (جو جمادی الاخری ۱۲۸۸ھ۔ مطابق اگست ۱۸۷۸ء کی تالیف ہے) اسی سال حضرتِ اقدس نے حجِ مبرور کا ارادہ فرمایا اور اس سفر کے بعد فکرِ معاش سے بالکل یکسو ہو گئے، اس کے بعد حضرت نے باقاعدہ صحاحِ ستہ کی تدریس کا آغاز فرمایا جو کہ ۱۳۱۴ھ۔ تک جاری رہا، اس کے بعد بیماری کی وجہ سے پڑھانا مؤخر کر دیا، آپ کے تدریسِ حدیث کے آخری شاگردوں میں شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلوی کے والدِ ماجد حضرت مولانا محمد یحیی کاندھلوی (۱۲۸۸ھ--۱۳۳۴ھ۔) کا نام شامل ہے، آپؒ حضرت نانوتویؒ کی وفات کے بعد ۱۲۹۷ھ۔ میں دارالعلوم دیوبند کے سرپرست تجویز ہوئے اور ۱۳۱۴ھ۔ میں مظاہر علوم سہارن پور کی سرپرستی بھی قبول فرمالی تھی۔ ۹ / جمادی الثانی ۱۳۲۳ھ۔ مطابق ۱۱ / اگست ۱۹۰۵ء بہ روز جمعہ بعدِ اذانِ جمعہ رفیقِ اعلی سے جاملے، نمازِ جنازہ حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ نے پڑھائی۔

(۵) حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوری نور اللہ مرقدہ (۱۲۶۹ھ-۱۳۴۶ھ): آپ کی ولادت باسعادت ماہِ صفر ۱۲۶۹ھ۔ اوائلِ دسمبر ۱۸۵۲ء میں اپنی ننھیال قصبہ نانوتہ ضلع سہارن پور میں ہوئی، آپ کی والدہ ماجدہ بی مبارک النساء حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ (صدر المدرسین دارالعلوم دیوبند) کی حقیقی بہن اور حضرت استاذ الکل مولانا مملوک علی نانوتوی قدس سرہ کی بیٹی تھی، عمر شریف کا پانچواں سال شروع ہوا تو خود آپ کے نانا حضرت مولانا مملوک العلی نانوتویؒ نے تبرکاً بسم اللہ شریف پڑھا کر قاعدہ شروع کرا دیا، قرآن مجید اور اردو فارسی کی ابتدائی کتب انبیٹھ اور نانوتہ میں مختلف اساتذہ سے پڑھیں، عربی تعلیم اپنے مشفق چچا مولانا انصار علی صاحب کے پاس شروع کی اور اپنی فطری ذہانت سے میزان سے لے کر صرف میر اور پنج گنج تک چند ہی روز میں یہ سب کتابیں ختم کر ڈالی، پھر آگے کی تعلیم اپنے وطن میں قصبے کے مشہور استاد اور محترم عالمِ دین مولانا سخاوت علیؒ کے حوالے ہوئی جن سے آپ نے کافیہ تک پڑھا، اس کے بعد بادلِ ناخواستہ چھ مہینے انگریزی پڑھنے کے لیے اسکول میں داخلہ لیا۔

دفعۃً محرم الحرام ۱۲۸۳ھ میں دارالعلوم دیوبند کی بنیاد قائم ہونے کی خبر ملی اور مزید یہ کہ صدرِ المدرسین آپ کے ماموں حضرت

۱۹۳۰ء میں رکھی گئی۔

مفتی ناصر الدین مظاہری سے مشورہ

۳/ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ۔ مطابق ۲۹/ جون ۲۰۲۵ء بہ روز اتوار بعدِ نمازِ عشاء مدیرِ آئینۂ مظاہر علوم وقف سہارن پور مولانا مفتی محمد ناصر الدین مظاہری [6] کی خدمت میں حاضر ہوا، علیک سلیک ہوئی، مختصر گفتگو

مولانا یعقوب صاحب قرار پائے، یہ سن کر آپ کی طلب میں شوق پیدا ہوا اور دارالعلوم دیوبند تشریف لے آئے اور جماعتِ کافیہ میں شریک ہوئے، دارالعلوم دیوبند سے چھ مہینہ بعد رجب المرجب ۱۲۸۳ھ۔ میں مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور کا افتتاح ہوا اور مولانا مظہر نانوتویؒ (وہ بھی قریبی رشتے سے آپ کے ماموں ہوتے ہیں) یہاں صدر المدرسین تجویز ہوئے، دیوبند میں آپ کا دل نہ لگا اور مظاہر علوم سہارن پور چلے آئے، مظاہر علوم آکر آپ مختصر المعانی کی جماعت میں شریک ہوئے اور ۱۲۸۸ھ۔ میں جب کہ آپ کی عمر ۱۹/ سال تھی آپ نے درسِ نظامیہ ختم کر لیا۔

فراغت کے بعد اولاً تو مظاہر علوم ہی میں بہ طورِ معین مدرس آپ کا تقرر ہو گیا پھر اس کے بعد مختلف جگہوں پر خدمات انجام دی یہاں تک کہ ام المدارس دارالعلوم دیوبند میں آپ کا تقرر ہو گیا اور وہاں مدرسِ دوم تجویز ہوئے جب کہ مدرسِ اول شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن دیوبندیؒ (۱۲۶۸ھ-۱۳۳۹ھ۔) تھے، مگر ۱۳۱۴ھ۔ میں جب حضرت گنگوہیؒ مظاہر علوم کے سرپرست بنائے گئے تو حضرت گنگوہیؒ کے حکم پر آپ اپنی مادرِ علمی مظاہر علوم میں صدرِ مدرس ہو کر تشریف لے آئے اور اپنی باقی پوری زندگی مظاہر علوم سہارن پور کی ترقی و کامیابی کے لیے وقف کر دی۔

چناں چہ ۱۳۱۴ھ۔ سے ۱۳۴۴ھ۔ تک مظاہر علوم کی کامیابی کے لیے انتھک محنت اور مسلسل جد وجہد کرتے رہے، ۱۶/ شوال ۱۳۴۴ھ۔ کو ڈیڑھ سال کی رخصت لے کر حجاز تشریف لے گئے اور وہیں جا کر مقیم ہو گئے، ۱۳۴۵ھ۔ میں بذل المجہود کی تصنیف کی ابتدا فرمائی اور ۱۳۴۵ھ۔ میں ۲۱/ شعبان کو بذل المجہود کی تکمیل ہو گئی، اس کے بعد ۲۱/ رمضان کو فالج کا اثر ہوا اور اسی مرض میں ۱۵/ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ۔ بہ روز بدھ بعدِ نمازِ عصر مالکِ حقیقی سے جا ملے اور وہیں مقدس شہر مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں تدفین عمل میں آئی۔

(۶) مفتی ناصر الدین مظاہری: آپ کی ولادت ۱۹۷۴ء میں مرزاپور ضلع لکھیم پور (یوپی) مین ہوئی، ابتدائی تعلیم مدرسہ امداد العلوم، زید پور، ضلع بارہ بنکی، اتر پردیش میں حاصل کی اور ۱۹۹۳ء میں مدرسہ مظاہر علوم قدیم سہارن پور میں عربی ہفتم میں داخلہ لے کر ۱۹۹۵ء میں وہاں سے درس نظامی کی تکمیل کی، پھر ۱۹۹۷ء میں یہیں سے افتا کیا، فراغت کے بعد ہی ۱۹۹۸ء میں آپ کا اپنی مادرِ علمی مظاہر علوم وقف سہارن پور میں تقرر ہو گیا اور اب اسی وقت سے تادمِ تحریر یہیں تدریسی فرائض انجام دے رہے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور کے مایۂ ناز اور سینئر اساتذہ میں شمار ہوتے ہیں۔ آپ فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین رحمہ اللہ کے شاگرد ہیں اور حضرت مولانا محمد سعیدی رحمہ اللہ کے نہایت قریبی رفقاء میں سے رہے ہیں۔

صاحبِ قلم ایسے ہیں کہ شاید تعارف کے محتاج ہی نہیں، کیوں کہ روزانہ ان کے مضامین منظرِ عام پر آتے رہتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس

کے بعد میں نے عرض کیا کہ ہم "طلبۂ علاقۂ میوات مظاہر علوم (وقف) سہارن پور" دیواری پرچہ نکالنا چاہتے ہیں ، حضرت مفتی صاحب یہ سن کر بے حد خوش ہوئے ، کہنے لگے: بہت اچھا بہت اچھا، یہ تو آپ نے میرا کام آسان کر دیا، لگ رہا تھا کہ تھا مفتی صاحب کی دیرینہ دلی خواہش تھی کہ طلبہ دیواری مجلہ نکالیں، جس کا اندازہ اس سے بہ خوبی لگایا جا سکتا ہے کہ مفتی صاحب کی تائید پر "جزاکم اللہ" مجھے کہنا چاہیے تھا جو میں نے کہا بھی؛ لیکن مجھ سے پہلے مفتی صاحب ہی نے ان الفاظ کے ذریعے سے دعا دے دی تھی۔

طلبۂ علاقۂ میوات کی میٹنگ

اگلے روز یعنی ۴/ محرم الحرام بہ روز پیر بعدِ نمازِ عشاء میں نے ۱۰:۱۵ (سوا دس بجے) علاقۂ میوات کے تمام طلبہ کو دار التفسیر میں جمع ہونے کی درخواست کی، جس میں ماشاء اللہ تقریباً تمام میواتی طلبہ نے شرکت کی، مختصر تمہید کے بعد میں نے اصل موضوع پر آتے ہوئے، مشورے کے طور پر ان کے سامنے دیواری مجلہ کی بات رکھی، جس پر تمام ساتھیوں نے بہت خوشی کا اظہار کیا، پختہ عزم، مضبوط ارادے اور زبانی تائیدات سے ناچیز کی رائے کو تقویت بخشی، تقریباً ۱۱/ بجے ہمارا یہ مشورہ سلامتی و عافیت کے ساتھ تکمیل کو پہنچ گیا۔

قدر تسلسل اور کثرت کے ساتھ لکھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ آپ کی مشہور کتاب "یہ تھے اکابرِ مظاہر" اہلِ علم میں بڑی مقبول ہو چکی ہے اور ہند و پاک میں اسے خوب پذیرائی حاصل ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ بھی متعدد کتابیں منظرِ عام پر آ کر قارئین کی توجہ حاصل کر چکی ہیں۔ نیز "انوارِ حرم" کے نام سے ایک اور کتاب بھی، ان شاء اللہ تعالیٰ، بہت جلد شائع ہو کر شائقینِ مطالعہ کی الماریوں کی زینت بننے والی ہے۔ "سوانح حضرت مفتی مظفر حسین" کے نام سے آپ کی ایک کتاب بھی مقبول ہو چکی ہے، اور حضرت مولانا محمد سعیدی رحمہ اللہ پر بھی آپ کا قلم مسلسل رواں ہے۔ چنانچہ "یہ تھے حضرت مولانا محمد سعیدی" کے عنوان سے سوا قساط فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر شائع ہو چکی ہیں۔

چند اور تصانیف (۱) "بلند و بالا عمارتیں، قیامت کی علامتیں" (یہ آپ کی سب سے پہلی تصنیف ہے) (۲) "تذکرہ علامہ محمد عثمان غنی" (۳) "افکارِ ناصر" نامی کتاب آپ کے چند مضامین کا مجموعہ ہے جو "داؤد الرحمن علی" نام کے کسی عالم نے پاکستان میں مرتب کر کے وہیں چھاپ دی۔ (۴) مظاہر علوم سہارنپور کے دربانوں پر بھی مکمل کتاب تیار ہے بس اس کی اشاعت باقی ہے۔

آپ کے سنو سنو!! سلسلہ کے مضامین ندوۃ العلماء کے نو فارغ مولانا مدثر ندوی میسوری نے پانچ جلدوں میں ابواب کے اعتبار سے جمع کر دئے ہیں، اشاعت باقی ہے۔ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور کی ویب سائٹ (https://mazahiruloom.org/) کا مکمل خاکہ آپ ہی کا مرتب کردہ ہے۔ ان کے علاوہ اور بھی آپ کی متعدد کتابیں غیر مطبوعہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو ہر قسم کے شرور و فتن سے محفوظ رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

دفتر اہتمام میں دیواری مجلہ کی درخواست

پھر اگلے روز ۵ / محرم الحرام بہ روز منگل دوسرے گھنٹے کے بعد میں نے ایک مختصر سی درخواست حضرت ناظم صاحب کے نام لکھی اور پھر اسے تصحیح کرانے کے لیے مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔

درخواست کا متن:

مخدومنا المکرم ومطاوعنا المعظم حضرت ناظم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

امابعد: بہ خدمتِ حضرت ناظم صاحب مؤدبانہ عرض ہے کہ سب سے پہلے ہم تمام طلبۂ علاقہ میوات آپ کے بے حد شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہم کو اپنے زیرِ سرپرستی جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور میں علمی تشنگی کی سیرابی کا موقع فراہم کیا، دوسری بات یہ ہے کہ ہم آپ کے زیرِ سایہ اور آپ کی نگرانی میں رہ کر تحریری صلاحیتوں کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے کے لیے ماہ نامہ (دیواری پرچہ) نکالنے کی خواہشمند ہیں، ہم کو امید بل کہ کامل یقین ہے کہ آپ ہماری اس ادنی سی درخواست کو اپنی خاص عنایت کے طفیل شرفِ قبولیت سے نوازیں گے۔ جزاکم اللہ خیراً کثیرًا وأحسن الجزاء

درخواست گزار: عبداللہ یوسف شریکِ تکمیلِ افتاء

من جانب: طلبۂ علاقۂ میوات مظاہر علوم وقف سہارن پور

۵ / محرم الحرام ۱۴۴۷ھ۔

مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب نے درخواست کو دیکھ کر فرمایا: "بالکل صحیح ہے، بہت اچھا مضمون ہے، بہت اچھا لکھا ہے" اس جیسے جملوں سے ناچیز کو بے حد خوشی اور قلبی تسکین میسر ہوئی، اس کے بعد مفتی صاحب نے اس پر ذیل کے الفاظ لکھے:

حضور والا!

"جداریہ پرچوں کے لیے حضرت ناظم صاحب (مولانا محمد سعیدی نور اللہ مرقدہ) نے انجمن ہدایت الرشید کو باقاعدہ حکم جاری فرمادیا تھا، امید ہے کہ خصوصی عنایت فرمائیں گے"

ناصر الدین مظاہری

۵/ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ۔

مفتی ناصر الدین مظاہری نے اس درخواست پر یہ تائیدی کلمات لکھ کر درخواست مجھے تھما دی اور حضرت ناظم صاحب کے پاس جانے کے لئے کہا، میں درخواست لے کر نائب ناظم مفتی محمد بدران سعیدی[7]

---

(۷) مفتی محمد بدران سعیدی دامت برکاتہم العالیہ ناظمِ جامعہ ہذا کا سوانحی خاکہ:

ولادت باسعادت ۱۰/ رجب المرجب ۱۴۱۵ھ۔ مطابق ۱۴/ دسمبر ۱۹۹۴ء بہ روز بدھ بعد نمازِ فجر۔ آپ کا تاریخی نام ریحانِ مظاہر ہے، قرآن کریم اور اردو کی ابتدائی تعلیم آپ نے گھر پر ہی اپنے والدِ محترم (حضرت مولانا محمد سعیدیؒ سابق ناظمِ اعلیٰ مظاہر علوم وقف سہارن پور) اور اپنی والدہ ماجدہؒ سے حاصل کی، آپ نے عمر کے پانچویں یا چھٹے سال میں داخل ہو کر دسویں سال تک اسکول میں تعلیم حاصل کی، نیز اسی دوران مظاہر علوم (وقف) سہارن پور کے مکتبِ خصوصی میں مفتی قاری ذوالفقار صاحب کے پاس دینیات کی تعلیم بھی چلتی رہی، جب آپ تیسری کلاس میں پہنچے تو اسکول چھوڑ دیا اور مستقل مکتبِ خصوصی میں قرآن مجید کا حفظ شروع کر دیا، ۱۲/ سال کی عمر میں قرآن مجید کا حفظ مکمل ہو گیا، اس کے بعد ایک سال مستقل قرآن شریف کا دور کیا۔

درسِ نظامی کا آغاز

چناں چہ فارسی سمیت عربی اول تا چہارم عربی کی سبھی اہم کتب اپنے والدِ گرامی نور اللہ مرقدہ سے پڑھیں، ۲۰۱۰ء میں عربی پنجم اور پھر عربی ششم کی اہم کتابیں تو اپنے والدِ محترم سے ہی پڑھیں، جب کہ مابقیہ کتب کی جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں سماعت کی، نیز پنجم و ششم کے سالوں میں آپ نے الگ سے عربی اور انگریزی بول چال کے کورسز کر کے دسویں کلاس کی تیاری کی اور ۲۰۱۲ء میں دسویں میں امتحان دے کر کامیابی حاصل کی۔

آپ کے والدِ ماجد کو انفرادی تعلیم کا زبردست ملکہ حاصل تھا، ان کی خاص توجہ اور ان کے پیشِ نظر حلِ عبارت قرآن دانی اور حدیث فہمی تھی، چناں چہ یہی وجہ ہے کہ عربی اول پڑھنے کے بعد ہی آپ کے والدِ ماجد نے آپ کا ترجمۂ قرآن کریم بھی شروع فرما دیا تھا اور باقاعدہ جماعتِ مشکوٰۃ پڑھنے سے پہلے ہی آپ کے والدِ ماجد آپ کو دو مرتبہ مشکوٰۃ المصابیح پڑھا چکے تھے۔

پھر ۱۴۳۴ھ مطابق ۲۰۱۳ء میں آپ کا دارالعلوم دیوبند میں عربی ہفتم میں داخلہ ہو گیا، اسی ہفتم کے سال (۳۵/ ۱۴۳۴ھ۔) آپ نے کمپیوٹر کی بنیادی معلومات بھی حاصل کیں اور دارالعلوم دیوبند سے ۱۴۳۶ھ۔ مطابق ۲۰۱۵ء میں دورۂ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی۔ نیز دارالعلوم دیوبند کے زمانۂ قیام میں ۲۰۱۴ء میں آپ نے بارہویں کا امتحان دے کر بھی کامیابی حاصل کی۔

دورۂ حدیث شریف کے اساتذۂ کرام:

آپ کے دورۂ حدیث شریف کے اساتذہ میں مادرِ علمی دار العلوم دیوبند کی بہت ہی متبرک اور مقدس ہستیاں شامل ہیں،؛ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

بخاری شریف جلدِ اول: شیخ الحدیث حضرت مفتی سعید احمد پالن پوریؒ

بخاری شریف جلدِ ثانی: شیخ عبد الحق اعظمیؒ

مسلم شریف جلدِ اول: حضرت مولانا علامہ قمر الدین گورکھ پوریؒ

مسلم شریف جلدِ ثانی: بحر العلوم حضرت مولانا نعمت اللہ اعظمی دام ظلہ

ترمذی شریف جلدِ اول (از: کتاب الطہارۃ): حضرت مولانا ریاست علی بجنوریؒ

ترمذی شریف جلدِ اول (از: کتاب النکاح): حضرت مولانا مفتی ابو القاسم نعمانی دام ظلہ (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ترمذی شریف جلدِ ثانی: حضرت مولانا مفتی ابو القاسم نعمانی دام ظلہ (مہتمم دار العلوم دیوبند)

ابو داؤد شریف جلدِ اول: بحر العلوم حضرت مولانا نعمت اللہ اعظمی دام ظلہ

ابو داؤد شریف جلدِ ثانی: حضرت مولانا حبیب الرحمن اعظمیؒ

نسائی شریف: حضرت مولانا مفتی محمد امین پالن پوری دام ظلہ

ابنِ ماجہ شریف: حضرت مولانا عبد الخالق سنبھلیؒ (سابق نائب مہتمم دار العلوم دیوبند)

طحاوی شریف: حضرت مولانا مجیب اللہ گونڈوی دام ظلہ

مؤطا امام مالک: حضرت مولانا مفتی محمد یوسف تاؤلی دام ظلہ

مؤطا امام محمد: حضرت مولانا قاری محمد عثمان منصور پوریؒ

شمائلِ ترمذی: حضرت مولانا عبد الخالق مدراسی دام ظلہ (نائب مہتمم دار العلوم دیوبند)

۱۴۳۶/۳۷ھ مطابق ۲۰۱۵/۱۶ء میں مرکز المعارف ممبئی میں یک سالہ انگریزی کورس کیا اور پھر جون ۲۰۱۶ء میں آپ کا نکاح ہوا۔ ۱۴۳۷/۳۸ھ مطابق ۲۰۱۶/۱۷ء میں جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور سے افتاء کیا اور ششماہی و سالانہ امتحانات میں اول پوزیشن سے کامیابی حاصل کی، پھر مزید ایک سال بابت ۱۴۳۸/۳۹ھ مطابق ۲۰۱۷/۱۸ء فقہی تشنگی کو بجھانے کے لیے مفتی عبد الحسیب اعظمی دام ظلہ (صدر مفتی مظاہر علوم وقف سہارن پور) کی زیرِ نگرانی فتویٰ نویسی کی مشق کی، ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۰۱۸ء میں جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں نائب مفتی کی حیثیت سے آپ کا تقرر ہو گیا۔ اسی دوران میرٹھ کی مشہور چودھری چرن سنگھ یونیورسٹی سے تین سالہ BA, کی تعلیم حاصل کی اور پھر LLB, کے تین سالہ کورس میں داخلہ لیا، مگر دار الافتاء کی مصروفیات کے باعث دو سمسٹر پڑھ کر چھوڑ دیا۔

جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں ۱۴۳۹ھ۔ مطابق ۲۰۱۸ء میں تقرر کے بعد سے ہی گذشتہ تعلیمی سال (۱۴۴۶/۴۷ھ) تک دار الافتاء کی مصروفیت کے ساتھ ساتھ عربی اول تا چہارم عربی کی کتابیں بھی آپ کے زیرِ درس رہیں، جب کہ امسال (۱۴۴۷/۴۸ھ) کے نقشۂ اسباق کے مطابق دورۂ حدیث میں ترمذی جلدِ ثانی اور جماعتِ مشکوٰۃ میں مشکوٰۃ المصابیح ثلثِ ثالث آپ سے متعلق ہے؛ لیکن آپ نے خود

صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرت ناظم صاحب نے تھوڑی دیر بعد بھیج دیا اور قدرے وقفے سے دوبارہ آنے کے لیے کہا، میں تعمیلِ حکم میں ظہر بعد دوبارہ مفتی محمد بدران صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، پہلے تو حضرت ناظم صاحب نے مولانا غیور احمد صاحب[8] (استاذ مظاہر علوم وقف سہارن پور) کو بلوایا اور ان سے کافی

مشکوٰۃ شریف کی تدریس سے درجۂ علیا میں قدم رکھا۔

گذشتہ تعلیمی سال (۱۴۴۷/۱۴۴۶ھ مطابق ۲۶/۲۰۲۵ء) عید الاضحیٰ سے قبل اچانک ۷/ ذی الحجہ ۱۴۴۶ھ۔ مطابق ۴/ جون ۲۰۲۵ء بہ روز بدھ آپ کے والدِ ماجد حضرت مولانا محمد سعیدی (سابق ناظمِ اعلیٰ جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور) رحلت فرما گئے تو اس سے اگلے روز ۸/ ذی الحجہ بہ روز جمعرات نمازِ جنازہ سے قبل ہی مجمع نے آپ کو نائب ناظم کی حیثیت سے منتخب فرمالیا۔ چند ماہ بعد ۵/ جمادی الاولی ۱۴۴۷ھ۔ مطابق ۲۸/ اکتوبر ۲۰۲۵ء بہ روز منگل مظاہر علوم وقف سہارن پور میں شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس میں آپ کو مستقل ناظمِ اعلیٰ کے منصب پر فائز کیا گیا۔

خلعتِ خلافت

آپ کے والدِ مرحوم کی وفات کے چند دن بعد ۱۴/ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۰/ جولائی ۲۰۲۵ء بہ روز جمعرات شیخِ طریقت حضرت مولانا قمر الزماں صاحب الہ بادی دامت برکاتہم العالیہ نے اور اس کے چند دنوں بعد ہی حضرت مولانا بلال حسین باغپت دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کو خلعتِ خلافت سے سرفراز فرمایا۔

پہلا حج

۲۶/ ذی قعدہ ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۴/ اپریل ۲۰۲۶ء بہ روز جمعرات کا دن گزرنے کے بعد شب میں کسی وقت سہارن پور سے حج بیت اللہ کے ارادہ سے روانہ ہوئے اور اس عظیم فریضۂ اسلام کی ادائگی کے بعد ۱۶/ ذی الحجہ ۱۴۴۷ھ مطابق ۳/ جون ۲۰۲۶ء بہ روز بدھ واپس سہارن پور تشریف لے آئے۔

اللہ تعالیٰ حضرت ناظم صاحب کو جملہ شرور و فتن سے محفوظ رکھے، ہر طرح کی خوشیاں مقدر فرمائے، ہمیں قدردانی کی توفیق میسر فرمائے, آمین یارب العالمین۔ (عبد اللہ یوسف میواتی)

(۸) حضرت مولانا غیور احمد قاسمی: آپ بھی جامعہ مظاہر علوم وقف سہارنپور کے اہم اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت باسعادت ۲۶/ جنوری ۱۹۷۹ء میں اپنے آبائی گاؤں "اوماہی کوٹہ" ضلع سہارن پور میں ہوئی، تین سال کی عمر میں ہی آپ کی والدہ ماجدہ رحلت فرما گئی جس کے نتیجے میں آپ کی کفالت آپ کی نانی اماں کے حصہ میں آئی، چناں چہ اسی بناء پر آپ کی ابتدائی تعلیم تا ثلثِ قرآن مجید حفظ اپنے ننھیال میں واقع مدرسہ رفیق العلوم کیلی ضلع میرٹھ میں ہوئی، اس کے بعد ایک سال آپ اپنے آبائی گاؤں "اوماہی کوٹہ" ضلع سہارن پور میں واقع مدرسہ مفتاح العلوم میں تعلیم حاصل کی، پھر مدرسہ ناشر العلوم پانڈولی میں داخلہ لیا اور وہیں حفظ کی تکمیل کی، بعدہ عربی چہارم تک کی تعلیم بھی یہیں حاصل کی، عربی پنجم میں دارالعلوم دیوبند میں داخلہ ہو گیا اور یوں چار سال دارالعلوم دیوبند کے خوش گوار فضاء میں رہ کر ۱۴۱۸ھ مطابق ۱۹۹۷ء میں دورۂ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی۔ دورۂ حدیث شریف کے امتحانات کے دوران ہی آپ کی قدیم مادرِ علمی جامعہ ناشر العلوم پانڈولی

دیر تک اس درخواست سے متعلق مشورہ کرنے کے بعد، مجھے بھیج دیا اور اگلے دن یعنی بہ روز بدھ کی شام کو آنے کے لیے کہا۔

اب اگلے روز ٦/ محرم الحرام بہ روز بدھ شام کے گھنٹوں میں پھر حاضرِ خدمت ہوا، تو اب مفتی محمد بدران صاحب نے چند سوالات کئے:

آپ پہلے کہاں پڑھے ہیں؟

دارالعلوم دیوبند۔

وہاں مجلہ نکالتے تھے؟

جی۔

مضامین کو کون جانچتا تھا؟

دو سال تک میں مدیر رہا تو یہ ذمہ داری بھی مجھ سے ہی متعلق تھی، باقی ششماہی یا سالانہ مقالات کو کسی استاد سے جانچ کراتے تھے۔

وہاں بھی اس طرح اجازت لینی پڑتی تھی؟

جی نہیں! کیوں کہ وہاں پہلے سے ہی یہ نظام بنا ہوا ہے۔

مجلہ کے لئے کوئی مناسب جگہ تلاش کی ہے؟

جی ابھی تو ایسی کوئی جگہ نہیں دیکھی۔

یہاں مفتی ناصر الدین صاحب بیٹھے ہوں گے، انہیں بلا کر لاؤ!

جی مفتی ناصر الدین صاحب شاید چلے گئے ہیں، یہاں نہیں ہیں۔

کے ذمہ دار واستاذ حضرت مولانا ابراہیم صاحب نے آپ کا جامعہ ناشر العلوم پانڈولی میں تقرر فرمالیا اور آپ تب ہی سے درس و تدریس میں مشغول ہو گئے، تقریباً ۱۲/ سال تک پانڈولی میں ہی تدریسی خدمات انجام دیتے رہے، اس دوران عربی ششم تک کی کتابیں آپ سے متعلق رہی، اس کے بعد ۲۰۱۰ء میں آپ کا ایشیائی عظیم دینی درس گاہ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور میں تقرر ہو گیا اور تادمِ تحریر درسِ نظامی کی اہم کتب آپ سے متعلق ہیں۔ درس و تدریس کے علاوہ نظامت و اناؤنسری اور خصوصاً تقریر و خطابت میں آپ کو زبردست ملکہ حاصل ہے، آپ کی تقاریر میں سلاست و روانی، کڑک اور گرج سبھی کچھ پایا جاتا ہے، غرض یہ کہ آپ واقعی ایک شاندار مقرر اور بہترین خطیب ہیں۔

اچھا کل صبح آنا، صبح ان شاء اللہ تعالی کر دیں گے، ابھی تھوڑا مشورہ کرنا ہے۔

جی ٹھیک ہے۔جزا کم اللہ خیراً کثیرًا

دیواری مجلہ کی اجازت

الحمد للہ آج ۷ / محرم الحرام بہ روز جمعرات کا وہ سورج بھی نکل آیا جو اپنے دامن میں خوشیوں کو سمیٹے ہوئے تھا، ایک بڑی اور اہم آرزو کی تکمیل کو چھپائے ہوئے تھا، مظاہر علوم وقف سہارن پور آنے کے بعد میری سب سے بڑی تمنا کو عملی جامہ پہنانے کے انتظار میں تھا، آج پھر حسبِ حکم بعدِ نمازِ ظہر، مظاہر علوم (وقف) سہارن پور کے منتخب نائب ناظم مفتی محمد بدران سعیدی صاحب کے پاس حاضر ہوا تو حضرت ناظم صاحب نے فوراً میری پیش کی ہوئی درخواست مجھے واپس کر دی جس پر پہلے تو مفتی ناصر الدین صاحب کی تائید لکھی ہوئی تھی اور پھر آگے لکھا ہوا تھا "**جناب مفتی ناصر الدین صاحب کی نگرانی میں مجلہ کی اشاعت کی اجازت ہے**" اور میں دل سے شکرِ خدا اور زبان سے ناظم صاحب کو جزائے خیر کی دعا دیتے ہوئے، اس درخواست کو لے کر واپس آگیا اور الحمد للہ ثم الحمد للہ یوں میرا خواب حقیقت میں تبدیل ہو گیا۔

حضرت ناظم صاحب مفتی محمد بدران سعیدی دامت برکاتہم العالیہ کا اور خاص طور پر مدیرِ آئینۂ مظاہر علوم وقف سہارن پور مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب کا بے حد شکریہ جنہوں نے قدم قدم پر رہنمائی کی اور حوصلہ افزائی کے کلمات سے ارادوں کو تقویت بخشی۔

درخواست برائے فریم

۹ / محرم الحرام ۱۴۴۷ھ۔بہ مطابق ۵ / جولائی ۲۰۲۵ء بہ روز ہفتہ بعدِ نمازِ ظہر مفتی محمد بدران سعیدی کی خدمت میں حاضر ہوا، برائے فریم درخواست پیش کی، مفتی محمد بدران سعیدی صاحب نے اس پر لکھا: "مولانا محمد نعیم صاحب جداریہ کے لیے فریم مہیا کرادیں" میں حضرت مولانا محمد نعیم[9] مظاہری صاحب کی خدمت میں

---

(۹) حضرت مولانا محمد نعیم مظاہری: نعیم ولد حاجی محمد احسان مرحومؒ ساکن موضع بڈھاکھیڑہ کاتلہ تھانہ چلکانہ ضلع سہارن پور نے اپنے خالو حضرت حکیم حافظ محمد خورشید رحمۃ اللہ علیہ کی نگرانی اور سرپرستی میں مسجد خانقاہ بڈھاکھیڑا میں مقیم حضرت حافظ مبارک علیؒ نابینا کے پاس ۱۱ / سال کی عمر میں کلام پاک حفظ مکمل کر کے جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ میں داخلہ لیا، اس وقت جامعہ کے مہتمم حضرت الحاج مولانا حشمت

علیؒ تھے اور صدر المدرسین حضرت مولانا محمد عمرؒ تھے، آٹھ سال جامعہ اسلامیہ میں رہ کر فارسی تا عربی چہارم یعنی مختصر المعانی وغیرہ تک کی کتابیں پڑھیں۔

اس کے بعد مظاہر علوم سہارن پور میں موقوف علیہ (جماعتِ مشکوۃ) میں داخلہ لیا (اسی موقوف علیہ کے سال میں سابق ناظمِ اعلیٰ حضرت مولانا اسعد اللہ رام پوریؒ کے وصال کا سانحہ پیش آیا) اور پھر اگلے سال ۱۴۰۰ھ۔ مطابق ۱۹۸۰ء میں دورۂ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی۔ اللہ تعالیٰ نے قطب الاقطاب شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ سے مسلسلات پڑھنے کی سعادت بھی عطاء فرمائی۔

جامعہ اسلامیہ ریڑھی تاجپورہ کے اہم اور خاص اساتذۂ کرام میں حضرت الحاج مولانا محمد اصغر صاحبؒ سابق شیخ الحدیث جامعہ، حضرت الحاج مولانا محمد اختر صاحبؒ سابق مہتمم جامعہ، حضرت الحاج مولانا محمد ہاشم صاحب (موجود شیخ الحدیث جامعہ)، حضرت مولانا الحاج قاری محمد جمشید صاحب (موجودہ صدر قاری دارالعلوم دیوبند) حضرت الحاج قاری محمد عاشق الٰہی، حضرت الحاج مولانا محمد جمشید علی (موجودہ مہتمم جامعہ) حضرت مولانا محمد مرتضیٰ اور حضرت الحاج مولانا عبد الخالقؒ

جب کہ مظاہر علوم سہارن پور کے خاص اساتذۂ کرام میں فقیہ الاسلام حضرت الحاج مولانا مفتی مظفر حسین اجراڑویؒ، حضرت الحاج مولانا مفتی محمد یحییٰؒ، حضرت الحاج مفتی عبد العزیز رائے پوریؒ، شیخ الحدیث مولانا محمد یونس جون پوریؒ، صدر المدرسین مولانا سید محمد عاقل سہارن پوریؒ، حضرت الحاج مولانا محمد سلمان صاحبؒ اور حضرت مولانا محمد یعقوب شمسیؒ شامل ہیں۔

چند ماہ بعد ۱۴۰۱ھ میں حضرت فقیہ الاسلام مفتی مظفر حسینؒ کی خاص شفقت سے مادرِ علمی مظاہر علوم میں تدریسی خدمات کی سعادت حاصل ہوئی۔ ۱۴/ سال شاخ خلیلیہ مظاہر علوم میں گزار کر دارِ قدیم میں ابتدائی اور اوسط درجے کے اسباق پڑھائے، حضرت فقیہ الاسلامؒ کے انتقال کے بعد حضرت الحاج مولانا محمد سعیدیؒ نے دورۂ حدیث شریف میں ایک سال ترمذی شریف (جلدِ اول) اور اس کے بعد ابوداؤد شریف مسلسل خدمتِ حدیث کا موقع دیا اور اب دوسرے سال حضرت مولانا مفتی عبد الحسیب اعظمی کی قلبی بیماریوں کی وجہ سے طحاوی شریف کی تدریسی خدمت حاصل ہے۔

اصلاحِ نفس کے لئے حضرت الحاج مولانا مسیح اللہ خاں جلال آبادیؒ (متوفی:۱۴۱۳ھ۔) سے رابطہ کیا، ان کے انتقال کے بعد فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین اجراڑویؒ (متوفی:۱۴۲۴ھ۔) سے اور پھر حضرت الحاج مولانا سید محمد عاقل سہارن پوریؒ (متوفی:۱۴۴۶ھ۔) سے اصلاحی تعلق قائم رکھا۔ (یہاں تک جو کچھ لکھا ہے یہ حضرت مولانا نے میری درخواست پر بہ ذاتِ خود لکھ کر دیا ہے، میں نے اسے تقریباً بعینہ برقرار رکھا ہے۔ عبد اللہ یوسف)

آپ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور کے فی الحال جملہ اساتذہ و مدرسین میں سب سے قدیم ہیں، اس کے علاوہ آپ دفتر مالیات کے ناظم و خزانچی بھی ہیں، آپ نہایت ہی شریف الخلق، سلیم الطبع، خوش مزاج اور ملنسار ہیں، جود و سخاوت میں اپنی مثال آپ ہیں، طلبہ پر نہایت شفیق ہیں، بغیر کسی حرص و طمع کے طلبہ پر کسی نہ کسی صورت میں فیاضی کرتے رہتے ہیں، طلبہ کے ساتھ آپ کی شفقت و محبت کی بے شمار مثالیں ہیں، خود مجھ پر آپ کے کتابوں کی صورت میں بہت احسانات ہیں، گذشتہ سال بندہ نے "ترانۂ مظاہر علوم" لکھا، حضرت مولانا کو پیش کیا تو بے حد خوش ہوئے اور بہ طورِ انعام نقد پیسے عنایت فرمائے اور چند دن بعد آکر دیکھا تو حضرت مولانا نے اس ترانہ کی کاپی کو دیوار میں چسپاں کرا لیا تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو صحت و قوت کے ساتھ برکت والی طویل عمر عطا فرمائے، آمین۔

حاضر ہوا تو انہوں نے مدرسہ کے نجار کے لئے لکھ دیا کہ وہ ہمارے لیئے فریم کا انتظام کر دیں، میں نجار کے پاس پہنچا انہوں نے دو دن یعنی پیر تک کا وقت دیا، میں حسبِ وعدہ پیر میں نجار کے پاس پہنچا؛ مگر انہوں نے معذرت کی کہ فریم تو بن چکا ہے؛ مگر شیشے کا انتظام نہیں ہو پایا ہے، خیر شیشے کے انتظار میں کئی دن لگ گئے، یہاں تک کہ ۱۴/ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۰/ جولائی ۲۰۲۵ء بہ روز جمعرات بعدِ نمازِ ظہر انہوں نے فریم بنا کر تیار کر دیا۔

درخواست برائے جائے جداریہ

پھر میں نے اس فریم کو آویزاں کرنے کے تعلق سے مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب کے مشورہ سے ۱۶/ محرم الحرام ۱۴۴۶ھ مطابق ۱۲/ جولائی ۲۰۲۵ء بہ روز ہفتہ بعدِ نمازِ ظہر حضرت ناظم صاحب کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ جی ہمیں فریم کو کسی نمایاں اور مناسب جگہ آویزاں کرنے کی اجازت دے دی جائے، الحمدللہ ہماری یہ درخواست بھی ناظم صاحب کی توجہات کے طفیل منظور ہوئی اور یہ اختیار ناظم صاحب کی طرف سے مفتی ناصر الدین مظاہری کو سونپ دیا گیا، چناں چہ اگلے دن ۱۷/ محرم الحرام بہ روز اتوار مفتی ناصر الدین مظاہری اور مفتی محمد راشد مظاہری ندوی [10] کے انتخاب پر اندرونی صدر دروازہ سے متصل سابق صدر

---

(۱۰) مفتی محمد راشد مظاہری ندوی: آپ بھی جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور کے مایہ ناز اور اہم استاذ ہیں، ۱۹۸۲ء میں آپ کی ولادت باسعادت ہوئی، آپ نے عالمیت کا کورس دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ سے کیا، ۲۰۰۲ء میں دورۂ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی، پھر مزید دو سال دار العلوم ندوۃ العلماء میں ہی علومِ حدیث میں تخصص کیا اور ۲۰۰۴ء میں تخصص فی الحدیث سے فراغت حاصل کی، ۲۰۰۵ء میں جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور سے تخصص فی الفقہ (افتاء) سے فراغت حاصل کی۔ فراغت کے بعد ہی جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور میں آپ کا تقرر ہو گیا، اس کے بعد تقریباً دو سال مظاہر علوم وقف سہارن پور میں تدریسی خدمت انجام دینے کے بعد حضرت مولانا محمد سعیدیؒ مرحوم (سابق ناظمِ اعلی مظاہر علوم وقف سہارن پور) کے مشورہ سے لیبیا کی عظیم یونیورسٹی کلیۃ الدعوۃ الاسلامیۃ میں آپ نے فارم بھرا۔ (جس میں پورے ہندوستان سے اس سال فقط آٹھ دس طلبہ منتخب ہوئے) اللہ تعالی کے فضل و کرم سے آپ کا نام منتخب ہو گیا اور آپ لیبیا تشریف لے گئے اور چار سال ۲۰۰۷ء تا ۲۰۱۱ء لیبیا کی اس یونیورسٹی میں رہ کر فنِّ تفسیر اور عربی ادب میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ اس کے بعد دوبارہ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور بہ طورِ مدرس تشریف لے آئے اور تاحال بہ حسن و خوبی یہیں تدریسی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

آپ کے دار العلوم ندوۃ العلماء کے اساتذہ میں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندویؒ (۱۳۴۸ھ - ۱۴۲۳ھ) حضرت مولانا سید محمد واضح رشید ندویؒ (۱۳۵۰ھ - ۱۴۴۰ھ) حضرت مولانا سعید الرحمن اعظمی (مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء) حضرت مولانا ابو سحبان روح القدس ندوی

المدرسین حضرت مولانا محمد یعقوب شمسیؒ[11] کے حجرہ کے بالکل سامنے فریم کو آویزاں کر دیا گیا۔(حضرت مولانا محمد یعقوب شمسیؒ سے پہلے یہ حجرہ سابق ناظمِ جامعہ مناظرِ اسلام حضرت مولانا شاہ اسعد اللہ رام پوریؒ کا رہا ہے۔ گرچہ ابھی تک دونوں حضرات کا نام اس پر کندہ ہے، نیز یہ کہ اب یہ موجود ناظمِ اعلیٰ حضرت مولانا مفتی محمد بدران سعیدی دامت برکاتہم العالیہ کا رہائشی حجرہ ہے۔)

"سعیدی نمبر" کا اعلان

الحمدللہ ثم الحمدللہ مضامین کے آویزاں کرنے سے پہلے کے تمام مراحل بحسن وخوبی اختتام کو پہنچ گئے اور مضامین لکھوانے کے لئے اعلان کرنے کا مسرت بھرا لمحہ آن پہنچا۔

میں نے مفتی ناصر الدین مظاہری کی خدمت میں عرض کیا "جی ہم سوچ رہے ہیں کہ ہمارے ماہ نامہ کا آغاز سابق ناظمِ اعلی حضرت مولانا محمد سعیدیؒ[12] کی حیات و خدمات پر مشتمل "سعیدی نمبر" سے ہو، اس لیے

دام ظلہ، حضرت مولانا برہان الدین سنبھلی قاسمیؒ(۱۳۵۶ھ-۱۴۴۱ھ) حضرت مولانا سید بلال عبد الحی حسنی ندوی (ناظم دار العلوم ندوۃ العلماء) حضرت مولانا عبد السبحان ناخدا ندوی دام ظلہ، مظاہر علوم قدیم میں حضرت مولانا مفتی عبد الحسیب اعظمی (صدر مفتی مظاہر علوم وقف سہارن پور) اور لیبیا کلیۃ الدعوۃ الاسلامیہ میں ڈاکٹر محمد فتح اللہ زیادی، شیخ عبد اللطیف شویرف(۱۳۵۰ھ-۱۴۴۵ھ) شیخ محمد بن عزالدین غریانی، ڈاکٹر خلیفہ محمد بدیری اور ڈاکٹر محمد عمار جحیدر شامل ہیں۔

آپ کو عربی ادب سے خاص تعلق اور گہرا لگاؤ ہے، سخاوت وفیاضی آپ کی رگ رگ میں پیوستہ ہے، طلبۂ کرام سے بے حد محبت کرتے ہیں، طلبۂ کرام کو واقعی اپنی اولاد سے بڑھ کر سمجھتے ہیں، طلبہ کی ضروریات کو امکان کی حد تک پورا کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں، میں نے کئی مرتبہ آپ کو جملہ دہراتے ہوئے سنا ہے کہ "میری وجہ سے اگر کسی کو کچھ فائدہ پہنچتا ہے تو ضرور اٹھاؤ"

(۱۱) حضرت مولانا محمد یعقوب شمسی (۱۳۶۷ھ-۱۴۴۶ھ): آپ کی ولادت ۱۳۶۷ یا ۶۸ھ مطابق ۱۹۴۸ء سہارن پور کے محلہ ٹوپیہ سرائے میں ہوئی، ابتدائی تعلیم اپنے ہی محلے کے مکتب میں حاصل کی، پھر ۱۳۸۲ھ۔ میں مظاہر علوم سہارن پور میں داخل ہوئے اور ۱۳۸۶ھ۔ میں دورہ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی، دورہ حدیث شریف کی پوری جماعت میں آپ سب سے اعلی نمبرات سے کامیاب ہوئے اور نقد انعام کے علاوہ کتابیں بھی بہ طورِ انعام دی گئی۔ فراغت کے بعد ہی ۱۳۸۷ھ۔ میں آپ کا اپنی مادرِ علمی مظاہر علوم سہارن پور میں تدریس کے لیے تقرر ہو گیا، مظاہر علوم میں فقہ میں شرح وقایہ وغیرہ، حدیث میں ابن ماجہ، مؤطا امام مالک، نسائی اور صحیح مسلم وغیرہ اور تفسیر میں بیضاوی اور جلالین جیسی اہم کتابیں آپ کے زیرِ درس رہی، جلالین تو آپ نے ایک لمبے عرصے تک پڑھائی ہے، اسی وجہ سے فنِ تفسیر سے آپ کو ایک خاص قسم کا تعلق اور لگاؤ ہو گیا تھا، نیز ۱۴۲۳ھ۔ میں آپ کو مظاہر علوم میں صدر المدرسین کے عہدے پر فائز کر دیا گیا، اور ۱۱ر صفر المظفر ۱۴۴۶ھ۔ ۱۷/اگست ۲۰۲۴ء بہ روز شنبہ کو آپ مولائے حقیقی سے جا ملے۔

(۱۲) حضرت مولانا محمد سعیدیؒ (۱۳۸۹ھ-۱۴۴۶ھ): آپ کی ولادت باسعادت ۱۳۸۹ھ۔ مطابق ۱۹۶۹ء میں ہوئی "فرحت اثر" تاریخی نام ہے؛ لیکن "محمد" کے نام سے مشہور ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر کے ماحول میں اور حفظِ قرآن کریم مدرسہ مظاہر علوم (وقف) کے

مکتب میں ہوئی، حفظِ قرآن کے بعد عربی کی ابتدائی کتابیں مختلف حضرات سے پڑھیں جن میں بڑا حصہ اپنے والدِ بزرگوار حضرت مولانا اطہر حسینؒ سے پڑھا، ۱۰/ شوال ۱۴۰۶ھ۔ مطابق جون ۱۸/ جون ۱۹۸۶ء میں مختصر المعانی، ہدایہ اولین، مقاماتِ حریری اور نورالانوار کا امتحان دے کر دوبارہ اسی جماعت میں داخل ہو کر مذکورہ بالا کتب مع سبعۂ معلقہ پڑھیں، ۱۴۰۸ھ۔ میں جلالین، ہدایہ ثالث، مشکوۃ شریف، مقدمۂ مشکوۃ اور شرح نخبۃ الفکر پڑھ کر سالانہ امتحان میں کامیابی حاصل کی اور ۱۴۰۹ھ۔ میں دورۂ حدیث شریف پڑھ کر اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کی اور کتابوں کے علاوہ من جانبِ مدرسہ نقد انعام سے بھی سرفراز ہوئے، آپ نے مجموعی طور پر ۲۰۰/ نمبرات میں سے ایک ۱۹۳/ نمبرات حاصل کئے۔

مظاہر علوم سہارن پور سے فراغت کے بعد دارالعلوم دیوبند کی جانب رخ کیا، داخلہ آپ کا دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم وقف دیوبند دونوں جگہ ہو گیا؛ لیکن تعلیمی سلسلہ کسی مصلحت سے دارالعلوم وقف میں جاری رکھا اور ۱۴۱۰ھ۔ میں دوبارہ دورۂ حدیث شریف پڑھنے کی سعادت حاصل فرمائی۔ فراغت کے بعد دارالعلوم شاہ بہلول سہارن پور میں استاذ مقرر ہوئے، یہاں مختصر مدت تعلیم دینے کے بعد مدرسہ عبد الرب دہلی میں تقریباً دو سال مقامات اور مشکوٰۃ وغیرہ کا درس دیا، مختلف علماء اور مقتدر شخصیات کے پیہم اصرار پر فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسینؒ نے ۱۴۱۲ھ۔ میں مظاہر علوم سہارن پور میں بہ حیثیتِ استاذ درجہ ابتدائی عربی میں تقرر فرمالیا، کچھ وقت دارالافتاء میں فتویٰ نویسی کے لئے بھی مامور فرمایا، آپ کی صلاحیتوں اور درسی کمالات کی بنیاد پر ۱۴۲۲ھ۔ مطابق ۲۰۰۱ء میں درجہ ابتدائی عربی سے درجہ وسطیٰ میں منتقل ہوئے۔

اجلاسِ شوریٰ (مورخہ ۳۰/ جمادی الاولیٰ ۱۴۲۴ھ۔ مطابق ۳۰/ جولائی ۲۰۰۳ء بہ روز بدھ) میں حضرات اراکین شوریٰ کے استصواب واصرار پر آپ کو نائب ناظم بنا دیا گیا، اسی سال ۲۸/ رمضان ۱۴۲۴ھ۔ مطابق ۲۳/ نومبر ۲۰۰۳ء بہ روز اتوار فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسینؒ انتقال فرماگئے تو نماز جنازہ سے چند منٹ قبل لاکھوں کے مجمع نے اعلان کرکے آپ کو بہ حیثیتِ ناظم ومتولی مدرسہ مظاہر علوم، فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسینؒ کا جانشین تجویز کیا، جس کی توثیق معزز اراکینِ شوریٰ نے اپنے اجلاس (منعقدہ ۷/ شوال ۱۴۲۴ھ۔ مطابق ۱/ دسمبر ۲۰۰۳ء بہ روز پیر) میں فرمادی۔

سب سے پہلے محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق نوراللہ مرقدہٗ (متوفی:۱۴۲۶ھ۔) سے بیعت ہوئے، پھر فقیہ الاسلام حضرتِ اقدس مفتی مظفر حسین نوراللہ مرقدہٗ (متوفی:۱۴۲۴ھ۔) نے یکم شعبان ۱۴۱۵ھ۔ کو اجازتِ بیعت مرحمت فرمائی، اسی طرح والدِ ماجد حضرت مولانا اطہر حسینؒ (متوفی:۱۴۲۸ھ۔) حضرت حافظ ظفر احمد سہارن پوریؒ، حضرت مولانا شاہ عبد اللطیف نلہیڑویؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یونس جون پوریؒ (متوفی:۱۴۳۸ھ۔) اور حضرت مولانا قمر الزمان الہ آبادی دامت برکاتہم العالیہ ان سب بزرگوں سے آپ کو خلعتِ خلافت کا شرف حاصل ہوا۔ مگر افسوس کہ اچانک ہنستے مسکراتے ہوئے مختصر سی علالت کے بعد ۷/ ذوالحجہ ۱۴۴۶ھ۔ مطابق ۴/ جون ۲۰۲۵ء بہ روز بدھ ہم سے رخصت ہو گئے اور ہمیشہ کے لئے میٹھی نیند سو گئے۔ اللہ تعالی آپ کی قبر مبارک پر رحمتوں کا نزول فرمایے آمین یارب العالمین۔ (حضرت مولانا محمد سعیدیؒ کی رحلت کا سال راقم الحروف کا تکمیلِ افتاء کا سال ہے، مگر ایامِ وصال سے چند دن قبل تعطیلاتِ عید الاضحی کی وجہ سے گھر آگیا تھا، افسوس کہ نمازِ جنازہ میں بھی شرکت نہ ہو سکی۔ از: عبد اللہ یوسف)

ہم سب سے پہلے حضرت ناظم صاحب مرحوم سے منسوب "سعیدی نمبر" نکالنا چاہ رہے ہیں" حضرت مفتی صاحب نے نہ صرف ناچیز کی اس رائے کو قبول فرمایا؛ بل کہ اس کی تحسین بھی فرمائی، چناں چہ ۱۹/ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۵/ جولائی ۲۰۲۵ء بہ روز پیر "سعیدی نمبر" کے لئے اعلان چسپاں کر دیا گیا، جس میں چند شرائط کا لحاظ کرنے کے ساتھ طلبۂ میوات کو ۲۵/ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۱ جولائی ۲۰۲۵ء بہ روز پیر تک مضامین جمع کرنے کا مکلف بنایا گیا۔

مضامین کی جانچ

۲۵/ محرم الحرام بہ روز پیر تک تقریباً ۱۲/ طلبہ نے مضامین جمع کر دئے، پھر ۲۶/ محرم الحرام بہ روز منگل کو میں نے وہ مضامین مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب کی خدمت میں پیش کر دئے، مفتی صاحب نے ان کی تصحیح فرما کر، اس سے اگلے دن یعنی بہ روز بدھ عشاء کے بعد واپس کر دئے اور کمپوز کرانے کے بعد چسپاں کرنے سے قبل دوبارہ دکھانے کی تاکید کی، ۲۸/ محرم الحرام بہ روز جمعرات کو میں نے "سعیدی نمبر" کے لئے منتخب ۷/ مضامین کمپیوٹر والے کو دے دئے، اس نے اگلے دن جمعہ کی شام میں سادہ کاغذ میں نکال کر دے دئے، تاکہ مزید اغلاط کی تصحیح کی جاسکے، میں نے ان منتخب ۷/ مضامین کو دوبارہ جانچا اور اگلے دن یعنی ۳۰/ محرم الحرام بہ روز ہفتہ کی دوپہر کمپیوٹر والے کے پاس خود جاکر ان مضامین کی تصحیح کرائی جس میں اچھا خاصا وقت صرف ہو گیا اور یوں الحمدللہ ثم الحمدللہ ہمارا پہلا شمارہ اپنے آخری پڑاؤ پر آپہنچا۔

پھر کمپوز کرانے کے بعد ان مضامین کو دوبارہ مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب کو دکھا دیا، مفتی صاحب کمپوزنگ دیکھ کر خوش ہوئے، خوب تحسین فرمائی اور یوں ان تمام مراحل سے گزر کر ۳۰/ محرم الحرام ۱۴۴۷ھ مطابق ۲۶/ جولائی ۲۰۲۵ء بہ روز ہفتہ دیر رات ہم طلبۂ علاقۂ میوات مظاہر علوم وقف سہارن پور کا پہلا اور سالوں بعد مدرسہ کا بھی پہلا دیواری پرچہ صدر دروازہ کی زینت بن گیا اور بحمد اللہ اس طرح گویا ایک دلی حسرت اور قلبی تمنا کی تکمیل ہو گئی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ

"مظفر حسین نمبر" (دوسرا شمارہ)

الحمدللہ سعیدی نمبر کو منظرِ عام پر آویزاں کرنے کے دو روز بعد ہی یعنی ۲/ صفر المظفر ۱۴۴۷ھ۔ مطابق

۲۸ / جولائی ۲۰۲۵ء بہ روز منگل حضرت مفتی ناصر الدین مظاہری کی خدمت میں حاضر ہوا اور دوسرے جداریہ کے موضوع سے متعلق مشورہ کیا تو حضرت مفتی صاحب نے بالترتیب نظمائے مظاہر علوم پر نمبر نکالنے کا مشورہ دیا، چوں کہ حضرت مولانا محمد سعیدی سے قبل ناظم حضرت مفتی مظفر حسینؒ تھے، اس لئے بزمِ صحافت کی طرف سے فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسین[13] نور اللہ مرقدہ سے منسوب "مظفر حسین نمبر" کا اعلان کر دیا گیا، جس میں سابقہ تمام شرائط سمیت ۱۷ / صفر المظفر مطابق ۱۲ / اگست تک مضامین کو جمع کرنے کا مکلف بنایا گیا، چناں چہ ایک دو روز کی تاخیر کے ساتھ تقریباً ۱۰ / طلبہ نے مضامین لکھے اور راقم کے سپرد کر دئے، اس مرتبہ راقم نے ہی ان کو جانچا اور پرکھا اور ان میں سے تقابل کرتے ہوئے سات مضامین کی کمپوزنگ کرائی اور الحمدللہ یہ سات مضامین تسوید و تبییض کے بعد فریم میں منظم کرا کر منظرِ عام پر آویزاں کر دئے گئے۔

---

(۱۳) حضرت مولانا مفتی مظفر حسینؒ (۱۳۴۸ھ - ۱۴۲۴ھ): آپؒ کی ولادت باسعادت ۱۳ / ربیع الاول ۱۳۴۸ھ۔ مطابق ۱۷ / اگست ۱۹۲۹ء بہ روز جمعرات کو ہوئی، آپ کی عمر جب تقریباً ڈھائی برس کی تھی اور ابھی والدہ ماجدہ کی آغوش سے جدا نہیں ہوئے تھے یعنی فروری ۱۹۳۱ء تک عم کا پاؤپارہ حفظ ہو گیا تھا، ۱۳۳۲ء میں جب آپ عمر کے چوتھے چوتھے سال میں داخل ہوئے تو آپ کو مظاہر علوم کے مکتبِ خصوصی میں بٹھا دیا گیا، گیارہ سال کی عمر میں ۱۳۵۸ھ مطابق ۱۹۳۹ء میں ابتدائی دینی تعلیم کی تکمیل کی، اعلیٰ تعلیم کیلئے یکم محرم الحرام ۱۳۶۱ھ۔ کو جامعہ مظاہر علوم میں باقاعدہ داخلہ لیا اور ۱۳۶۹ھ۔ میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی حاصل کر کے دورۂ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی اور اس کے بعد ایک سال تکمیلِ علوم میں داخلہ لیا اور امتیازی نمبرات سے کامیابی کا شرف حاصل کیا۔

فراغت کے فوراً بعد ۱۳۷۰ھ۔ میں اربابِ مدرسہ نے آپ کا بہ حیثیتِ مدرس تقرر فرمالیا اور ۱۴ / ربیع الاول ۱۳۷۵ھ کو معین مفتی کے عہدہ پر آپ کا تقرر ہوا نیز یکم ربیع الاول ۱۳۷۶ھ۔ کو آپ مفتی بنا دئے گئے، آپ نے مختلف علوم و فنون کی کتابوں کا درس دیا، ترمذی شریف تو تقریباً ۴۰ / مرتبہ پڑھائی۔ یکم رمضان ۱۳۸۵ھ میں آپ صدر مفتی کے عہدے پر فائز رہتے ہوئے نائب ناظم مقرر ہوئے، آپؒ کے پیر و مرشد اور استاذ گرامی حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد اسعد اللہ صاحبؒ ۱۵ / رجب المرجب ۱۳۹۹ھ دوشنبہ رات ایک بجے دار فانی سے دار جاودانی کی طرف رحلت فرماگئے تو آپ اپنے شیخ کے قائم مقام ناظم و مہتمم ہو گئے، حجۃ الاسلام کی وفات کے تقریباً ۱۷ / ماہ بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہ نے ایک تحریر کے ذریعے مستقل طور پر مفتی مظفر حسین نور اللہ مرقدہ کو ناظم بنانے کا فیصلہ فرمادیا،

چناں چہ ۱۴۰۰ھ کی روداد میں آپ کے نام کے ساتھ قائم مقام ناظم اعلیٰ اور ۱۴۰۱ھ سے ناظمِ مدرسہ لکھا جانے لگا۔ ۲۸ / رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ کی صبح ۱۰ / بجے دہلی کے ایسکورٹ ہاسپٹل میں حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے حضرت فقیہ الاسلام کا وصال ہوا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ جانشینِ فقیہ الاسلام حضرت مولانا محمد سعیدی کی امامت میں رات تقریباً بارہ بجے نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس میں محتاط اندازہ کے مطابق تین لاکھ کا مجمع تھا۔ تدفین قبرستان حاجی شاہ کمال الدین سہارن پور میں اپنے والد ماجد اور حضراتِ اساتذہ کرام کے جوار میں ہوئی۔

"اسعد اللہ نمبر" (تیسرا شمارہ)

مظفر نمبر کی منظر آوری کے چند روز بعد غالباً ۱۳ / ربیع الثانی ۱۴۴۷ھ مطابق ۶ / اکتوبر ۲۰۲۵ء بہ روز پیر سابق ناظمِ اعلیٰ مظاہر علوم سہارن پور حجۃ الاسلام حضرت مولانا اسعد اللہ رام پوری[14] نوراللہ مرقدہ سے منسوب تیسرے شمارے "اسعد اللہ نمبر" کا اعلان کر دیا گیا، جس میں وہی سابقہ تمام شرائط سمیت جمعِ مضامین کی آخری تاریخ ۲۴ / ربیع الثانی مطابق ۱۷ / اکتوبر بہ روز جمعہ رکھی گئی، مگر وقتِ موعود کے آجانے پر تین چار روز کی ڈھیل دے دی گئی اور اس میں بھی الحمدللہ آٹھ طلبہ نے مضامین لکھے، جانچ اور پھر شمارہ کے لئے انتخاب کا کام اس مرتبہ بھی میں نے ہی انجام دیا، اب کی مرتبہ مضامین کی کمپوزنگ محمدی منزل میں محمد اسعد اللہ واکرم کا ہم کمرہ نو آمیز کمپیوٹر محمد مصطفیٰ عزیزی سے کرائی، گرچہ دلکشی اور جاذب نظری میں اس درجہ کے نہیں تھے، مگر پھر بھی بہر

---

(۱۴) حضرت مولانا اسعد اللہ رام پوریؒ (۱۳۱۴ھ-۱۳۹۹ھ): آپؒ کی ولادت باسعادت شوال ۱۳۱۴ھ مطابق مارچ ۱۸۹۷ء ریاست رام پور میں ہوئی، تاریخی نام مرغوب اللہ اور چراغ علی ہے؛ مگر محمد اسعد اللہ سے پورے عالم میں مشہور ہوئے۔ قرآن شریف اپنی والدۂ ماجدہ سے پڑھ کر کچھ عرصہ رام پور کے ایک سرکاری اسکول میں انگریزی تعلیم حاصل کی اور پھر شوال ۱۳۲۹ھ کے آخر میں آپ اپنے چچا حکیم محمد فضل اللہ صاحب کے ساتھ رام پور سے تھانہ بھون تشریف لے آئے۔ یہاں پہنچ کر مولانا الحاج عبد اللہ صاحب گنگوہی سے تعلیمی رشتہ قائم فرمایا اور ابتدائی عربی سے متوسط کتابوں تک مولانا مرحوم سے ہی پڑھی، ترجمہ قرآن پاک اور مشکوۃ شریف حضرتِ اقدس تھانوی نوراللہ مرقدہٗ سے پڑھی۔ تھانہ بھون کے زمانۂ قیام میں آپ نے حضرت مولانا ظفر احمد عثمانیؒ، حضرت مولانا شبیر علی سے بھی متعدد کتابیں پڑھیں۔

۲۲ شوال ۱۳۳۳ھ میں آپ تھانہ بھون سے مظاہر علوم سہارن پور تشریف لائے، یہاں مشکوۃ، ہدایہ اولین، مختصر المعانی، سلم العلوم، مقاماتِ حریری، ہدیہ سعیدیہ، ملا حسن اور نخبۃ الفکر سے اپنی تعلیم کا آغاز فرمایا اور ۱۳۳۴ھ۔ میں دورۂ حدیث میں داخلہ لے کر صحاح ستہ کی تکمیل فرمائی۔ ۱۳۳۵ھ۔ میں آپ نے درجۂ فنون میں داخلہ لیا اور دو سال تک مختلف علوم وفنون کی اعلیٰ کتابیں پڑھ کر درسِ نظامی سے فراغت کا شرف حاصل کیا، ۱۳۳۷ھ۔ میں آپ مظاہر علوم کے معینِ مدرس بنادئے گئے، ایک سال بعد شوال ۱۳۳۸ھ میں پندرہ روپے مشاہرہ پر مستقل استاذ تجویز کئے گئے۔ اور اسی زمانہ میں آپ انجمن ہدایت الرشید کے ناظم بنے، مظاہر علوم میں آپ نے تمامی علوم وفنون کی کتابیں پڑھائیں۔

یکم صفر ۱۳۶۵ھ میں آپ اپنی مادرِ علمی جامعہ مظاہر علوم سہارن پور کے نائب ناظم بنائے گئے اور حضرت مولانا عبد اللطیفؒ پر قاضوی کے سانحۂ ارتحال کے بعد یکم محرم الحرام ۱۳۷۴ھ میں آپ ناظمِ اعلیٰ منتخب ہوئے، مسلسل عوارض وعلالت کی وجہ سے ۱۳۸۹ء میں آپ نے درس وتدریس کا سلسلہ بند فرمایا۔ آپ نے اپنا اصلاحی تعلق حکیم الامت حضرت اقدس مولانا محمد اشرف علی تھانوی سے قائم کیا، کثرت کے ساتھ تھانہ بھون حاضر ہوتے اور بعض مرتبہ طویل قیام کی بھی نوبت آتی۔ اخیر میں بہت زیادہ علالت نے متأثر کر دیا اور اسی حالت میں ۱۵ / رجب ۱۳۹۹ھ ۱۰ / جون ۱۹۷۹ء کی درمیانی شب میں وصال ہوا، نمازِ جنازہ اگلے دن حسبِ وصیت فقیہ الاسلام حضرت مولانا مفتی مظفر حسینؒ نے پڑھائی۔

حال قابلِ ذکر، اوسط درجہ سے قریب اور مناسب تھے، خیر ان سب مراحل سے فراغت پاکر اللہ تعالی کے فضل وکرم سے ۶/ جمادی الاولی مطابق ۲۹/ اکتوبر بہ روز بدھ نیا شمارہ "اسعد اللہ نمبر" سے موسوم اندرونی صدر دروازے کی زینت بن گیا۔

"مظاہر علوم نمبر" (چوتھا شمارہ)

الحمدللہ ثم الحمدللہ اب تک ہم ہمارے تین کامیاب اور شان دار ماہ نامے (سعیدی نمبر، مظفر حسین نمبر اور اسعد اللہ نمبر) منظرِ عام پر آکر طلبۂ کرام کی توجہ کا مرکز بن چکے، پھر اگلے شمارے کے لیے عنوان حضرت مفتی ناصر الدین مظاہری کے حکمِ عالی پر "مظاہر علوم نمبر" تجویز ہوا، اس کے لیے بھی ۱۲/ جمادی الثانی ۱۴۴۷ھ ۴/ نومبر ۲۰۲۵ء بہ روز منگل باقاعدہ اعلان نکالا گیا اور ماقبل کی طرح تمام شرائط سمیت جملہ احبابِ میوات سے اس دلکش اور وسیع وعریض موضوع پر خامہ فرسائی کی درخواست کی گئی، جس کے لئے آخری تاریخ ۲۴/ جمادی الاولی مطابق ۱۶/ نومبر بہ روز اتوار مقرر کی گئی، الحمدللہ اس مرتبہ بھی آٹھ ساتھیوں نے مظاہر علوم کی روداد، اس کی خدماتِ جلیلہ اور یہاں کی عظیم ترین شخصیات پر اپنے اپنے جداگانہ انداز اور رس گھولتی تحریروں کے ذریعہ خام فرسائی کی۔

تاخیر کی بڑی وجہ

جمعِ مضامین کے لیے اَولاً تو جمادی الاولی کی ثلثِ اخیر کی کوئی تاریخ مقرر کی گئی تھی، مگر بہ چندِ وجوہ اس میں کافی تاخیر ہو گئی، اس لیئے جمعِ مضامین میں بھی خوب ہی مہلت دی گئی، چناں چہ جس نے اخیر تک بھی مضمون جمع کیا، سب کو قافلہ کا حصہ بنالیا گیا، تاخیر کی بڑی وجہ یہ رہی کہ گزشتہ مرتبہ حضرت مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب نے تاکیداً کہا تھا کہ مضامین کو مجھے دکھا دیا کرو مگر مفتی صاحب جمادی الاولی کی ۲۸/ ۲۹ مطابق نومبر کی ۲۰/ ۲۱ تاریخ میں سفر پر چلے گئے، رابطہ کرنے پر معلوم ہوا کہ ۸/ جمادی الثانی مطابق ۳۰/ نومبر کو واپسی ہے، مگر ۳۰ نومبر تک بھی مفتی صاحب سفر سے واپس نہ ہو سکے، اس لیے انتظار کیا اور اس انتظار میں اضافہ ہی ہوتا گیا، پھر اس کے دو چار دن بعد میں نے چند منتخب مضامین کو کمپوز کرانے کے لیے دے دیا، یہ سوچ کر کہ اگر مفتی صاحب دو چار دن میں اجائیں گے تو منتخب مضامین کی کچی فائل کو ہی مفتی صاحب کے لئے بہ طورِ جانچ کے دکھا

دوں گا، مگر ہوا یہ کہ کچی فائل بھی تیار ہو گئی، جمادی الثانی کی بھی ۱۶ تاریخ مطابق ۸ / دسمبر ہو گئی، مگر مفتی صاحب ابھی تک سفر سے واپس تشریف نہ لا سکے، اور مستزاد یہ کہ مفتی صاحب نے رابطہ کرنے پر آنے کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں دی، پھر میں نے بدرجہ مجبوری کہ اگر اب بھی انتظار کیا گیا تو اب بہت زیادہ تاخیر ہو جائے گی، اس لیے از خود ہی کچی فائل میں اغلاط کی تصحیح کر لی اور اس سے اگلے روز ان کی پرنٹ نکلوالی اور یوں ۱۷ / جمادی الثانی مطابق ۹ / دسمبر بہ روز منگل شدید سے شدید تر اور انتظارِ طویل کے بعد ہمارا محبوب ماہ نامہ "مظاہر علوم نمبر" منظرِ عام پر آکر صدر دروازہ کی زینت بن گیا۔فللہ الحمد علی ذٰلک.

سالانہ مسابقۂ صحافت

ممکن ہے کہ عنوان دیکھ کر آپ کے ذہن میں سوال پیدا ہو کہ جمادی الثانی کے ثلثِ ثانی کا اخیر چل رہا ہے، دیگر مدارس میں سالانہ مسابقات کی آخری تاریخیں ہیں اور آپ کا ابھی سالانہ مسابقۂ صحافت کا اعلان ہی آرہا ہے، آپ کا سوال بجا ہے، اس میں ایک حد تک میری کوتاہی بھی ہے اور غفلت بھی، مگر ایک وجہ حضرت مفتی ناصر الدین مظاہری کی تاریخِ واپسی میں بتدریج تاخیر بھی تھی، خیر دیر آید درست آید کے تحت میں نے دو عنوان منتخب کر کے ۱۶ / جمادی الثانی مطابق ۸ / دسمبر بہ روز پیر اعلان نکال دیا۔

پہلا عنوان: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت جزوِ ایمان

دوسرا عنوان: تبلیغی تحریک میں میوات کا حصہ

اس مسابقۂ صحافت کے لئے چند شرائط بھی رکھی گئی جن کو بعینہٖ یہاں نقل کیا جارہا ہے، ملاحظہ فرمائیں:

(۱) مقالہ فل اسکیپ کاغذ کے کم از کم پانچ اور زیادہ سے زیادہ سات صفحات پر مشتمل ہو۔

(۲) مقالہ کے شروع میں فہرستِ عناوین اور آخر میں فہرستِ مصادر و مراجع ہو۔

(۳) رموزِ اوقاف کی مکمل رعایت و پاسداری ہو، نیز مقالہ میں کوئی نام اور علامتِ شناخت وغیرہ نہ ہو۔

(۴) مقالہ کسی کتاب، مضمون اور رسالہ وغیرہ سے بعینہٖ منقول نہ ہو۔

(۵) مقالہ میں وارد شدہ عربی عبارات (قرآن، حدیث اور مقولہ وغیرہ) با اعراب ہونے کے ساتھ خطِ نسخ میں بھی ہوں۔

(۶) مقالہ جمع کرنے کی آخری تاریخ ۵ رجب المرجب ۱۴۴۷ھ۔ مطابق ۲۶ دسمبر ۲۰۲۵ء بہ روز جمعہ ہے۔

نوٹ کے تحت یہ بھی اعلان ہی پر نامزد کر دیا گیا کہ بلند درجاتِ ثلاثہ سے کامیاب ہونے والے احباب کو

خصوصی جب کہ دیگر تمام مساہمین کو تشجیعی انعام سے نوازا جائے گا، ان شاء اللہ تعالی۔ وینصرنا اللہ

سالانہ مقالات کی جمع شدگی

حسبِ ضابطہ تو ۵ / رجب المرجب مطابق بہ روز جمعہ تمام مقالات کی جمع شدگی ضروری تھی، مگر طلبہ کی آسانی وسہولت کی خاطر مزید ایک دن کی مہلت دے دی اور یوں اگلے روز یعنی ۶ / رجب المرجب کی دیر رات تک تقریباً ۱۳ / احباب کے مقالے جمع ہو گئے، گرچہ دو مقالے اگلے روز یعنی اتوار کی صبح میں بھی جمع کر لئے گئے اور یوں الحمد للہ بزمِ صحافت طلبۂ علاقۂ میوات کے زیرِ اہتمام ان مقالات کی تعداد ۱۵ تک پہنچ گئی۔

مقالات کی جانچ

مقالات کے جمع ہونے کے بعد جانچ کا مسئلہ بڑا اہم تھا، میرے ذہن میں جانچ کے لئے حضرت مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب دامت برکاتہم العالیہ ہی کا نام متعین تھا، مگر یہ بھی سوچ رہا تھا کہ اگر مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب جلدی چیک کر لیں گے تو کسی اور سے بھی چیک کرالوں گا، پھر دونوں کے نمبرات کو جوڑ کر پوزیشنیں نکال دیں گے، مگر یہاں حال دگر تھا، چناں چہ اتوار کی شام، میں مضامین کو لے کر مفتی ناصر الدین مظاہری کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام وکلام ہوا، خیر وعافیت دریافت کی، میں نے مقالات کی جانچ کے بابت عرض کیا کہ تو حضرت نے مضامین نائل سے نکالے، دیکھ کر بے حد خوش ہوئے، مگر کہنے لگے کہ "اتنے سارے مضامین مجھ سے کیسے چیک ہوں گے؟ مجھے ان میں سے پانچ مقالے دے دو، باقی کچھ مفتی محمد راشد ندوی مظاہری کو اور کچھ کسی اور کو دے دو" حضرت مفتی ناصر الدین صاحب کی بات بھی صحیح تھی کہ ایک تو وہ مقالات میں سے ہر ایک مقالہ خود ہی تقریباً سات صفحات پر محیط تھا، پھر الگ سے فہرستِ عناوین اور مصادر ومراجع وغیرہ الگ الگ صفحات میں اور اس سب سے بڑھ کر یہ کہ وقت صرف دو سے تین دن، خیر میں پانچ مقالے مفتی ناصر الدین مظاہری کو دے کر سلام کر کے واپس ہو گیا۔

بقیہ مقالات کو لے کر مولانا مفتی محمد راشد مظاہری ندوی کی خدمت میں حاضر ہوا، انہیں پہلے سے بھی معلوم تھا مگر پھر بھی حالیہ مقالات کی بناء پر بزمِ صحافت طلبۂ علاقۂ میوات کا مختصر تعارف کرایا، اس کے بعد مفتی صاحب سے مقالات کی جانچ سے متعلق درخواست کی، مفتی صاحب نے معذرت کرتے ہوئے ایک کافی لمبی

چوڑی تقریر کی، جس کا حاصل یہ تھا کہ امتحان کے پرچوں اور اس طرح کے مسابقات کو جانچنا میرے لئے نہایت مشکل کام ہے، مجھے ناانصافی کا ڈر لگا رہتا ہے، نیز اس کے علاوہ ہمارے آئندہ ہونے والے پروگرام سے متعلق تفصیلات معلوم کی، سن کر بے حد خوش ہوئے اور خوب ہی دعائیں دی، اس کے علاوہ اپنے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں بہت سے اہم اور ضروری مشوروں سے بھی نوازا، نیز مقالات کی جانچ کے لئے مفتی محمد احکام قاسمی[15] (استاذ مظاہر علوم وقف سہارن پور) کا نام تجویز فرمایا، چناں چہ میں اگلے روز یعنی ۸/ رجب المرجب بہ روز پیر مفتی محمد احکام صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، انہیں اَولاً تو بزمِ صحافت طلبۂ علاقۂ میوات سے روشناس کرایا، پھر مفتی محمد راشد صاحب کی سفارش کا حوالہ دے کر مقالات کی جانچ کی درخواست کی، مگر مفتی محمد احکام صاحب نے بھی وقت نہ ہونے کا عذر ظاہر کرتے ہوئے معذرت کر دی اور اس طرح یہاں سے بھی مایوسی حصہ میں آئی۔

مقالات کی جانچ اور مفتی محمد جابر میواتی

دو تین جگہوں سے مایوسی مقدر ٹھہری تھی، جس کی وجہ سے میں نے اپنے آپ کو تنہا محسوس کیا اور میں کافی پریشان ہو گیا کہ آخر جانچ کا مرحلہ بہت اہم ہے، دن صرف تین باقی ہیں، کروں تو آخر کیا؟ دوپہر کی چھٹی کے بعد اسی کشمکش میں تھا اچانک خیال آیا کہ دارِ جدید مظاہر علوم سہارنپور میں ہمارے میوات کا قیمتی سرمایہ حضرت مولانا مفتی محمد جابر میواتی مظاہری[16] حفظہ اللہ تعالی بھی تو ہیں، کیوں نہ ان سے مضامین کی جانچ کرالی

---

(۱۵) مفتی محمد احکام قاسمی: آپ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور کے اہم استاذ ہیں، تدریس کے ساتھ جامعہ ہذا کی مرکزی لائبریری میں مخطوطات ونوادرات کا تعارف لکھنے کی ذمہ داری بھی آپ سے متعلق ہے جسے آپ بہ حسن وخوبی نبھا چکے ہیں، یا نبھا رہے ہیں، آپ سن ۲۰۰۰ء میں مادرِ علمی دار العلوم دیوبند میں داخل ہوئے اور مسلسل ۱۰/ سال دار العلوم کی آغوش میں رہ کر تعلیم وتربیت حاصل کی، ۲۰۰۹ء میں دورۂ حدیث شریف سے اور ۲۰۱۰ء میں مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند سے ہی تخصص فی الفقہ سے فراغت حاصل کی۔ دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے معاً بعد جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور میں آپ کا باضابطہ تقرر ہو گیا۔

(۱۶) مولانا مفتی محمد جابر میواتی: آپ جامعہ مظاہر علوم دارِ جدید سہارن پور کے ایک اہم استاذ ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۸/ رجب المرجب ۱۴۱۴ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۹۴ء کو علاقۂ میوات کے قدیم گاؤں ساکرس میں ہوئی، آپ ۱۴۳۰ھ۔ میں مظاہر علوم دارِ جدید میں عربی دوم میں داخل ہوئے اور ۱۴۳۷ھ۔ مطابق ۲۰۱۵ء میں دورۂ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی، اس کے بعد شوال ۱۴۳۷ھ۔ میں تخصص فی الحدیث الشریف میں داخلہ لیا اور مسلسل دو سال اس شعبہ میں رہ کر علومِ حدیث کی تکمیل کی۔ تخصص فی الحدیث الشریف سے فراغت کے بعد ۱۴۳۹ھ۔ میں شعبۂ اِفتاء میں داخلہ لیا اور یوں مشقِ افتاء سمیت ۱۴۴۰ھ مطابق ۲۰۱۹ء میں جملہ علوم وفنون سے فراغت حاصل کی، اس کے بعد

جائے، مفتی صاحب کا نام ذہن میں آتے ہی یہ خیال شدت پکڑتا چلا گیا اور مجھے تقریباً یقین ہو چلا تھا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مفتی صاحب بہ خوشی قبول فرمالیں گے، چناں چہ میں نے فوراً بذریعۂ فون مفتی محمد جابر میواتی مظاہری سے رابطہ کیا، ملاقات کی درخواست کی، عرض قبول ہوئی، دارِ جدید کے صدر دروازے پر ملاقات ہوئی، میں نے بزم صحافت کا مختصر الفاظ میں تعارف کراتے ہوئے سالانہ مسابقۂ صحافت کے مقالات کی جانچ سے متعلق درخواست کی، جس سے مفتی صاحب بہت خوش ہوئے اور یقیناً خوش دلی سے قبول فرمالیا۔

لاک ڈاؤن کے باعث اکثر بڑے مدارس بند ہونے کی وجہ سے ایک سال آپ نے اپنے والد صاحب کے قائم کردہ ادارہ دارالعلوم زکریا سا کرس میوات میں تدریسی فرائض انجام دئے اور پھر لاک ڈاؤن کے بعد ۱۳/ شوال المکرم ۱۴۴۳ھ۔ مطابق ۱۵/ مئی ۲۰۲۲ء کو آپ کا اپنی مادرِ مظاہر علوم دارِ جدید میں بہ طورِ مدرس تقرر ہو گیا۔

آپ کا تصنیفی و تحقیقی کام بھی ماشاء اللہ تعالیٰ بہت وسیع ہے، حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ، حضرت شیخ مولانا محمد یونس جون پوریؒ اور دیگر بہت سے اکابر علماء کی کتب پر بہت اہم اور قیمتی کام آپ کے قلم سے منظرِ عام پر آچکا ہے، جس کی تفصیل ذیل میں پیش ہے۔ ۱۔ جزء ما قال المحدثون والمؤرخون فی الامام أبی حنیفة (طبع اول مکتبۃ الغانم، اردن) طبع ثانی تیاری میں ہے، مظاہر علوم سے۔ ۲۔ هداية الساری الی دراسة البخاری ۲/ جلدیں، (مکتبہ زمزم کراتشی باکستان) ۳۔ بيان الدعاء، اس کی آپ نے تعریب و تخریج فرمائی ہے۔ ۴۔ قلائد الأزهار شرح كتاب الآثار مصنف مفتی مہدی حسن شاہ جہاں پوری۔ اس کی تقریباً دو جلدوں کی تحقیق آپ نے فرمائی ہے۔ ۵۔ فتح المنان فی تائید مذهب النعمان مصنف شیخ عبد الحق محدث دہلوی ایک جلد کی تحقیق و تخریج فرما چکے ہیں۔ عنقریب طبع ہو گی، پانچ مخطوطات کے تقابل کے ساتھ۔ ۶۔ اعانة القاری علی صحیح البخاری مولانا مصطفی علی مقدم، مقیم حال انگلینڈ کی تفصیلی شرح ہے۔ اس کی تقریباً پانچ جلدوں پر تحقیق کی ہے جو اس سال کے اخیر تک ان شاء اللہ ۳۶/ جلدوں میں طبع ہو گی۔ مولانا شوکت علی سندیلوی کا رسالہ ہے ۷۔ أنوار الهدی فی تحقیق الصلاة الوسطی۔ اس کی تحقیق و تعلیق کا کام مکمل ہو چکا ہے، مگر ابھی غیر مطبوعہ ہے۔ ۸۔ امانی الأحبار کے ایک باب "مواقیت الصلاۃ" کی تحقیق شعبہ تخصص فی الحدیث کے مقالہ کے لیے۔ تقریباً ۲۶۰/ صفحات۔ ۹۔ الفرائد الشوارد ۱۰۔ الأبدال من المحدثین ۱۱۔ الأوائل ۱۲۔ معجم من روی عن أبیه عن جده مذکورہ بالا رسائل (مصنفہ حضرت شیخ محمد یونس علیہ الرحمہ) پر ایک ساتھی کی شرکت کے ساتھ، اور ان شاء اللہ اسی سال طباعت ہو جائے گی۔ ۱۳۔ جزء صلاة الخوف ۱۴۔ جزء صلاة الاستسقاء ۱۵۔ جزء وفات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۶۔ جزء ما جاء فی شرح الفاظ الاستعاذة ۱۷۔ جزء الاختلاف فی صفة الصلاة۔ یہ سب حضرت شیخ زکریاؒ کے اجزاء و رسائل ہیں۔ یہ بھی ابھی غیر مطبوعہ ہیں اور اس کے علاوہ بھی کئی تصانیف زیرِ قلم ہیں۔

آپ نہایت متواضع، منکسر المزاج اور ہنس مکھ ہیں، ہر کسی کے ساتھ خندہ پیشانی کے ساتھ ملاقات کرنا آپ کی عادت ہے، ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ الفت و محبت سے پیش آنا آپ کا معمول ہے، دارِ جدید سے دارِ قدیم کئی مرتبہ ادنی دعوت پر آپ بغیر کسی اصرار کے بہ خوشی چلے آئے جو کہ آپ کی تواضع و عاجزی کی علامت ہے، وقت کے پابند ہیں، تحقیق و تصنیف کا عمدہ ذوق رکھتے ہیں۔

مگر مسئلہ یہ تھا کہ پانچ مقالے مفتی ناصر الدین صاحب کو دے رکھے تھے اور اب باقی دس مفتی محمد جابر صاحب کو تو مفتی صاحب نے خدشہ ظاہر کیا کہ اس طرح تو نمبرات میں تفاوت کا امکان ہے اور یقیناً ہے، کیوں کہ ہر آدمی کا نمبر دینے کا مزاج الگ ہوتا ہے، اس سے پہلے میں یہ خدشہ مفتی ناصر الدین مظاہری کی خدمت میں بھی عرض کر چکا تھا، میں نے ہمت کرتے ہوئے مفتی محمد جابر میواتی صاحب سے عرض کیا کہ جی حضرت! آپ ہی تھوڑی ہمت کر کے مزید احسان فرما دیجیے کہ مفتی ناصر الدین صاحب کے چیک کرنے کے بعد وہ پانچ مضامین بھی آپ ہی کو دے دوں گا اور ان کو بھی آپ ہی جانچ لیجئے گا، اس طرح سارے مضامین آپ کے ذریعے ہی چیک ہو جائیں گے اور نمبرات و پوزیشن کا اعتبار آپ کی جانچ ہی پر ہو گا، اللہ تعالی جزائے خیر دے حضرت مفتی صاحب کو کہ مفتی صاحب نے بسیار مشغولیات کے باوجود تمام مقالات کی جانچ کا وعدہ فرما لیا، یہ مفتی محمد جابر میواتی مظاہری کی ہم طلبہ میوات پر بہت بڑی کرم فرمائی اور واقعی ایک بڑا احسان تھا کہ درمیانی ہفتے میں ڈھیروں مشغولیات کے باوجود ہماری اس درخواست کو قبول فرما لیا۔ اللہ تعالی حضرت مفتی صاحب کو اس کے عوض اَجرِ جزیل عطا فرمائے آمین۔

اس کے دو دن بعد یعنی ۱۰/ رجب المرجب بہ روز بدھ کی شام کو مفتی ناصر الدین مظاہری صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور مفتی صاحب سے ان پانچ مضامین کو لے کر بعدِ نمازِ عشاء مفتی محمد جابر میواتی مظاہری کی خدمت میں پہنچ گیا، صبح تیسرے گھنٹہ میں مفتی صاحب کا پیغام موصول ہوا کہ "کسی وقت آ کر وہ مضامین لے لینا" میں اس کے بعد جلد ہی حضرت مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا اور یوں ہمارے سارے مقالے ایک ہی ممتحن کے قلم سے نتیجہ پر آ پہنچے، حضرت مفتی صاحب نے مزید احسان یہ فرمایا کہ ان مقالات کے ساتھ مولانا عبد العظیم بلیاوی دامت برکاتہم العالیہ کی تصنیفِ لطیف "**الملخص فی علوم الحدیث**" کے تین نسخے پوزیشن والے حضرات کے لیے عنایت فرمائے اور مزید یہ کہ ہماری حوصلہ افزائی کی خاطر آنے کا وعدہ یوں کہ کر فرمایا کہ میں ان شاء اللہ تعالی ضرور آؤں گا۔ **جزاهم الله خيراً كثيرًا و احسن الجزاء**

صحافتی اجلاس سے پہلے چند دن

رجب المرجب کی پانچ تاریخ تھی، جمعہ کا دن تھا، مقالات تقریباً جمع ہونے شروع ہو گئے تھے، آغازِ سال

سے ہی ایک صحافتی انعامی اجلاس کا خیال باندھے ہوئے تھا، ہر آئے دن یہ خیال جہاں شدت پکڑتا جارہا تھا تو وہیں دوسری طرف یہ مشکل اور پریشانی بھی لاحق تھی کہ انعامات کا انتظام کہاں سے اور کیسے ہوگا؟ جب کہ صورتِ حال یہ تھی کہ اس سے چند دن قبل تو میں دل ہی دل میں یہ سوچ رہا تھا کہ شاید یہ انعامی پروگرام کا خواب صرف خواب ہی رہ جائے گا، حقیقت کا جامہ پہنانا اسے نصیب نہیں ہوگا، مگر اللہ تعالی کے فضل و کرم سے اس خیال کو حقیقت میں تبدیل کرنے کی راہیں نظر سی آنے لگی اور بس دل ہی دل میں روز بہ روز یہ خیال ترقی کرتا چلا گیا، یہاں تک کہ پانچ رجب المرجب بہ روز جمعہ بعدِ نمازِ عشاء میں مفتی ناصر الدین مظاہری کی خدمت میں حاضر ہوا اور صحافتی انعامی پروگرام کے مکمل خاکہ سے انہیں مطلع کیا، مفتی صاحب سن کر خوش ہوئے، آسانی کی دعائیں دی، مفید مشوروں سے نوازا، مزید رہنمائی بھی فرمائی۔

دفترِ اہتمام میں درخواست

اگلے روز یعنی ۶ / رجب المرجب بہ روز ہفتہ بعدِ نمازِ ظہر میں نے ناظمِ اعلی مظاہر علوم وقف سہارن پور حضرت مولانا مفتی محمد بدران سعیدی کی خدمتِ اقدس میں صحافتی انعام اجلاس سے متعلق ایک درخواست لکھ کر پیش کر دی۔

درخواست کا متن:

مخدومی ومکرمی جناب حضرت ناظم صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعدِ سلامِ مسنون: حضرتِ اقدس کی خدمت میں مؤدبانہ عرض ہے کہ الحمدللہ ہم کو آپ کے کرم واحسان کے طفیل اپنی تحاریر کو نکھارنے اور جداریہ نکالنے کا موقع نصیب ہوا، اس پر ہم طلبۂ میوات آپ کے نہایت احسان مند اور شکر گزار ہیں۔ اب ہم ان تمام دوست واحباب کی حوصلہ افزائی کے لیے جنہوں نے پورے سال مضامین و مقالات لکھے ہیں، ایک مختصر سا انعامی پروگرام آئندہ جمعرات (۱۱ / رجب المرجب ۱۴۴۷ھ۔ مطابق یکم جنوری ۲۰۲۶ء) کو منعقد کرنا چاہتے ہیں، آں جناب کی کرم فرمائی کے باعث ہمیں یقینِ کامل ہے کہ ہمیں اس کی اجازت دے دی جائے گی۔ فقط والسلام

من جانب: طلبۂ علاقۂ میوات مظاہر علوم وقف سہارنپور

درخواست پڑھ کر حضرت ناظم صاحب نے معلوم کیا کہ کس کی نگرانی میں کروگے؟ تو میں نے کہا کہ جی مفتی ناصر الدین مظاہری کی زیرِ نگرانی اور آپ کی زیرِ سرپرستی، ناظم صاحب نے درخواست پر لکھ دیا "مفتی ناصر الدین صاحب کی نگرانی میں اجازت ہے" اور یوں الحمدللہ صحافتی انعامی اجلاس کا پہلا مرحلہ بہ خوبی تکمیل کو پہنچ گیا۔

لگے ہاتھ میں نے ناظم صاحب سے یہ بھی کہہ دیا کہ جی اگر آپ کی طرف سے طلبہ کے لیے بہ طورِ انعام کچھ کتابیں عنایت ہو جائیں تو آپ کا بہت احسان ہو گا، حضرت ناظم صاحب نے فرمایا: دیکھ لیں گے، دو تین دن پہلے مجھے یاد دلا دینا، میں نے حضرت ناظم صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے واپسی کی راہ لی۔

اجلاس کے دعوت نامے، فلیکس اور اشتہار

۸/رجب المرجب کی تاریخ تھی، وقت بہت کم رہ گیا تھا، ہر وقت نظروں میں اجلاس سجا تھا، سونے میں جاگنے میں، تصور میں، تخیل میں، ذہن میں، دماغ میں ہر جا انعامی اجلاس تھا، ایک غیر علاقائی مگر شناسائی دورۂ حدیث شریف کے طالب علم محمد مصطفی عزیزی (جو کمپیوٹر وغیرہ اچھی طرح چلانا جانتے ہیں) کے پاس میں نے صحافتی انعامی اجلاس کے واسطے دعوت نامے کا متن لکھ کر بھیج دیا کہ اس کو اچھے سے کمپوز کر دیجئے، انہوں نے بہت ہی محبت کے ساتھ دلکش اور جاذبِ نظر دعوت نامہ تیار کر دیا، جس کی کئی سارے مدعو حضراتِ اساتذۂ کرام نے تعریف کی اور خوب حوصلہ افزائی فرمائی۔

کئی سارے مرحلوں میں دعوت نامے کی تقریباً ۲۵/پرنٹ نکلوائی تھی، کوشش یہ رہی کہ مدرسے کے تمام عملے کو خواہ اساتذہ ہوں یا دیگر ملازمین سب کو دعوت نامے پہنچائیں جائیں، اس میں الحمدللہ بڑی حد تک کامیابی بھی رہی، چناں چہ ۹/رجب المرجب بہ روز منگل صبح کے تیسرے گھنٹہ میں ناظم صاحب کے نام دعوت نامہ لے کر حاضر ہوا، ناظم صاحب دیکھ کر بے حد خوش ہوئے، اور فرمایا "ٹھیک ہے ان شاء اللہ تعالی کوشش کروں گا" میں نے ساتھ میں مزید یاد دہانی کی غرض سے یہ بھی عرض کر دیا کہ جی پرسوں یعنی ۱۱/رجب المرجب کو پروگرام ہے، آپ نے کہا تھا کہ دو تین دن قبل یاد دلا دینا، (کتاب وغیرہ دینے کے تعلق سے) فرمانے لگے کہ

ٹھیک ہے میں بتادوں گا۔ان شاء اللہ تعالی

تا آں کہ ۱۱/ رجب المرجب بہ روز جمعرات کا دن آ گیا، میں ظہر بعد پھر حاضرِ خدمت ہوا، بیٹھتے ہی عرض کیا کہ جی آج بعدِ نمازِ عشاء پروگرام ہے، یاد دہانی کی غرض سے حاضر ہوا ہوں، حضرت ناظم صاحب نے پھر کئی سوالات کئے، پروگرام کی بابت تفصیلی گفتگو کی، میں ہر ایک بات کا جواب دیتا رہا، اخیر میں حضرت ناظم صاحب نے مقالہ نگار طلبہ کے لئے ایک خطیر رقم عنایت فرمائی اور آنے کی بھی امید ظاہر کی، یاد دہانی کی غرض سے فون کرنے کا بھی مکلف کیا اور میں بہ خوشی واپس ہو گیا۔

حضرت مولانا محمد نعیم مظاہری کی خدمت میں

۹/ رجب المرجب بہ روز منگل دو پہر کے وقت حضرت مولانا محمد نعیم مظاہری دام ظلہ کی خدمت میں حاضر ہوا، دعوت نامہ پیش کیا، حضرت مولانا نے معلوم کیا کہ یہاں میوات کے کل کتنے طلبہ ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ جی تقریباً ۵۰/ ہیں، تو حضرت نے رواں ماہ کا تازہ رسالہ "فیضِ اختر" فی طالب علم کے حساب سے یعنی ۵۰/ رسالے عنایت فرمائے۔جزاھم اللہ خیراً کثیرًا و احسن الجزاء۔

انعامی اجلاس کے اشتہار

جن صاحب سے دعوت نامے تیار کرائے تھے، اس انعامی اجلاس کے لئے اشتہار بھی انہیں سے تیار کرائے تھے، جس میں عام معمول کے مطابق پورا آئینۂ پروگرام بھی منقش کروایا تھا، نظر نواز بھی تھا اور خوب دل کش بھی، بدھ کی شب میں یہ اشتہار تیار کرائے تھے اور بدھ کی دوپہر میں ان کی ۱۵/ پرنٹ نکلوا کر نمایاں مقامات پر چسپاں کرنے کی ذمہ داری محمد فیضان میواتی کے سپرد کر دی گئی، جو انہوں نے بہ حسن وخوبی انجام دی اور ماشاء اللہ تعالی اس کا اثر بھی نظر آیا۔

اجلاس کے لئے اشتہار تو بنوانے ضروری تھے ہی، مگر فلیکس (اسٹیج کے لئے بینر) کی بھی بات سامنے آئی، ظاہر ہے کہ اسٹیج کی خوب صورتی میں اضافہ اور باقاعدہ ایک منظم اجلاس کی شکل دینے کے لئے یہ ضروری تھے، مگر خطرہ یہ تھا کہ آگے پتہ نہیں اس طرح پروگرام ہو نہ ہو، اس لئے ان میں جو خرچ ہو گا، کبھی یوں ہی ضائع جائے، خیر یہی طے پایا کہ بنوالیا جائے، مگر دیکھئے پہلے تو صرف ایک فلیکس اسٹیج کے لیے ضروری سمجھ رہے تھے،

مگر اس کا فیصلہ کرنے کے بعد صدر دروازے پر آویزاں کرنے کے لئے ایک دوسرے فلیکس (خوش آمدید اور اھلا وسھلا ومرحباً کے بینر) کی بھی ضرورت تصور کی گئی، اور انہیں صاحب سے یہ دو بینرز یعنی ایک صحافتی انعامی اجلاس کے نام سے اسٹیج کے لیے اور دوسرا اھلاً وسھلاً ومرحباً بکم کے عنوان سے صدر دروازے کے لئے بھی تیار کرا لئے گئے، بعد میں محسوس ہوا کہ یہ بینرز بھی ضروری ہی تھے، ان کے بغیر اجلاس کا مزہ پھیکا تھا، اجلاس کے لئے یہ کم از کم استحباب کے درجہ میں تو تھے ہی، اجلاس کی چاشنی ہی ان سے مربوط تھی۔

انعامی اجلاس کا دن

رفتہ رفتہ دم بہ دم وہ دن بھی آ پہنچا جس کے لئے یہ ساری تیاریاں ہو رہی تھی، جس کے لئے بے حد جد وجہد اور انتھک کوششیں مستقل کی جارہی تھی، جمعرات کا سورج طلوع ہو گیا، دن بھی ڈھلنے لگا، پروگرام چند گھنٹوں کے فاصلہ پر رہ گیا تھا، کاموں کی فہرست میں اضافہ تیزی سے جاری تھا، اسٹیج بنانے کے لئے جہاں تختوں کی ضرورت تھی تو وہیں اس پر چاندنی اور تکیے بھی ناگزیر تھے، بینرز کو ان کے موضوع مقام پر نصب کرنا بھی ایک اہم اور ضروری کام تھا، پروگرام کا ذہن پر بڑا بوجھ تھا، ایک طرف نظامت وانائونسری کی فکر دامن گیر تھی تو دوسری طرف دیگر متعلقہ چیزیں بھی دیکھنی ضروری تھی، ہمارا پروگرام زیادہ لمبا چوڑا نہیں تھا۔ مگر اتنا ضرور پتہ چل گیا تھا کہ پروگرام کرنا، پھر آئینۂ پروگرام کی مکمل ترتیب بنانا، اساتذہ کو وقت پر مدعو کرنا، خاص طور پر وقت کا خیال رکھنا اور پھر مجمع کو اخیر تک جوڑے رکھنا، یہ سب چیزیں آسان نہیں ہیں، خیر اللہ تعالی کے فضل وکرم سے اور ہمارے مخلص احباب کی محبتوں کے طفیل یہ سب آسان ہو گیا، تقریباً سبھی ساتھیوں نے خوب بے غرض ہو کر پروگرام کی کامیابی کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔

ایک لطیفہ یہ بھی ہوا کہ ہم نے پروگرام کو بعدِ نمازِ عشاء فقط اس لئے رکھا تھا کہ جمعرات میں مغرب بعد مفتی محمد کوثر علی سبحانی[17] صاحب دورۂ حدیث میں سبق پڑھاتے تھے اور ہمارے میواتیوں میں اکثریت دورۂ

---

(۱۷) مفتی محمد کوثر علی سبحانی: آپ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور کے اہم اور بڑے اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ کی پیدائش غالباً ۱۸/ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ۔ مطابق ۴/ مارچ ۱۹۷۲ء میں صوبہ بہار کے ضلع ارریا کی ایک مسلم بستی گھبہا میں ہوئی، آپ نے تعلیم کا آغاز اپنے والدِ محترم سے خاندانی گاؤں گوکھلا پور میں کیا، ناظرہ قرآن اور دینیات کی تکمیل کے بعد مجھوا کے مدرسہ مصباح العلوم میں ۱۹۸۳ء میں داخلہ لیا اور یہاں پانچ سال بہار بورڈ کے نصاب وسطانیہ دوم تک تعلیم حاصل کی، اس کے بعد ۱۹۸۸ء میں مدرسہ مطلع العلوم کمن گڑھا بنارس میں عربی

حدیث شریف ہی میں ہے، جب کہ عشاء بعد کرنے میں ہمیں کافی پریشانی بھی ہوئی تھی، کیوں کہ جامعہ میں عشاء کی نماز نو بجے تھی، نیز عشاء بعد پروگرام کا مطلب یہ تھا کہ کم از کم پونے دس بجے پروگرام شروع ہو اور ہوا بھی یہی، مگر مزید حسرت اس وقت ہوئی جب مغرب بعد یہ اعلان گوش گزار ہوا کہ آج بعدِ نمازِ مغرب سبق نہیں ہو گا۔

انعامی اجلاس کا دورانیہ

خیر شام بھی ڈھل گئی، رات کا آغاز ہو گیا، چوتھائی رات کا حصہ گزر گیا، نمازِ عشاء سے بھی فراغت ہو گئی، ہمارا یہ انعامی اجلاس تمام تر تیاریوں کے ساتھ افتتاح اور آغاز کو آپہنچا، بحمد اللہ اساتذۂ کرام کے آنے سے قبل ہی طلبہ کی بڑی تعداد میں آمد شروع ہو گئی، چند منٹوں میں اساتذۂ کرام تشریف لے آئے، اس کے بعد مجلس

اول و دوم اور پھر ۱۹۹۰ء میں جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور میں عربی سوم کی تکمیل کی، پھر جامعہ گلزار حسینیہ اجراڑہ میرٹھ میں شرح جامی و مختصر کا نصاب ایک ساتھ مکمل کیا، پھر ۱۹۹۲ء میں مظاہر علوم دارِ جدید سہارن پور میں جلالین میں داخل ہوئے اور جلالین سمیت مشکوۃ، دورۂ حدیث اور مشقِ افتاء کل چار سال یہاں رہ کر علومِ عربیہ سے فراغت حاصل کی۔

فراغت کے فوراً بعد ۱۹۹۶ء میں جامعہ محمدیہ جام نگر گجرات میں تقرر ہو گیا اور وہاں پانچ سال تک مسلم، ترمذی اور ابوداؤد شریف جیسی اہم کتابیں پڑھانے کا موقع نصیب ہوا، اس کے بعد ۲۰۰۱ء جامعہ سرخیز احمد آباد گجرات میں چار سال ترمذی و بخاری جیسی کتابوں کی تدریس اور فتویٰ نویسی کے فرائض انجام دیے، پھر ۲۰۰۴ء میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالن پوریؒ (متوفی: ۱۴۴۱ھ۔) کے حکم و مشورہ سے جامعہ اشرف العلوم الور راجستھان میں دو سال صحاحِ ستہ کی تدریس کے فرائض انجام دیے، اس کے بعد ۲۰۰۷ء میں جامعۃ العلوم گڑھا ہمت نگر ضلع سابر کانٹھا گجرات میں پانچ سال تفسیر و حدیث کی اہم کتب یعنی بخاری و جلالین جیسی کتابیں زیرِ درس رہی، اس کے بعد اکابر علماء کے حکم اور ایماء پر ۲۰۱۱ء میں ایشیاء کا عظیم علمی ادارہ جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں تشریف لے آئے اور تادمِ تحریر ترمذی، نسائی اور ہدایہ جیسی اہم کتب آپ سے متعلق ہیں۔ نیز اس کے علاوہ آپ ایک دینی ادارہ (جامعۃ الفلاح دار العلوم الاسلامیہ فاربس گنج بہار) کے باقاعدہ مہتمم اور ذمہ دار بھی ہیں۔

آپ کی تصانیف کا سلسلہ بھی ماشاء اللہ بہت وسیع ہے، چناں چہ (۱) **خزینۃ الفقہ** (مکمل تین جلدیں)، (۲) **الجھد الکوثری علی ختم البخاری**، (۳) **الجوھر المفید فی تحقیق الاسانید** (۴) دینی کارندوں کے رہ نما، (۵) آہ میرے والد حاجی کلیم صاحبؒ اور ان کی شب بیداری (۶) تذکرہ شیخ عبد الرحیم متالاؒ (۷) تذکرہ حضرت شیخ محمد یونس جون پوریؒ (۸) محسن و مؤمن قوم حضرت پیر مشائخ سلسلہ شطاریہ کے چند بزرگان، یہ کتابیں طبع ہو کر منظرِ عام پر آچکی ہیں۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ آپ صحاحِ ستہ کی مشترکہ شرح لکھ رہے ہیں جس کی تقریباً ۲۵/ جلدیں مکمل ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالی جلد اس کام کی تکمیل فرمائے، آمین۔

باقاعدہ جمی اور پروگرام تلاوتِ کلام اللہ سے گونج اٹھا، نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجلاس معطر ہوا، غرض پوری آب وتاب کے ساتھ ہمارا یہ اجلاس شروع ہو گیا اور اسوۂ حسنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر ایک شاندار تقریر بھی پیش کی گئی، حضرت مولانا مفتی عبد اللہ معروفی صاحب (استاذ دارالعلوم دیوبند) کی مایہ ناز کتاب "حدیث اور فہمِ حدیث" سے کوئز کے طور پر دو حصوں میں دس سوالات کئے گئے، درست جواب دہندگان کو حضرت تھانوی کی مشہور تصنیف "اشرف الجواب" بہ طورِ انعام دی گئی، ناچیز کا امسال لکھا ہوا ترانۂ مظاہر علوم بھی نذرِ سامعین کیا گیا۔

نیز بزمِ صحافت سے متعلق جملہ طلبۂ علاقۂ میوات کو وافر مقدار میں انعامات سے نوازا گیا اور پھر اخیر میں حضراتِ اساتذۂ کرام کی پر مغز علمی واصلاحی خطبات سے مستفیض ہوئے، اساتذۂ کرام نے بڑی خوشی کا اظہار کیا، ڈھیروں دعاؤں سے نوازا، طویل عرصہ بعد اس صحافتی نظام کی بہ حالی پر مبارکباد پیش کی، حضرت مولانا مفتی محمد کوثر علی سبحانی کا خوب صورت بیان ہوا، حضرت مولانا حشمت علی مظاہری[18] (استاذِ مظاہر علوم وقف سہارن پور) نے بھی طلبۂ میوات کو خاص طور پر مبارکبادی سے نوازا، اخیر میں مدیرِ آئینۂ مظاہر علوم وقف سہارن پور حضرت مولانا مفتی محمد ناصر الدین مظاہری صاحب کی علمی وادبی تقریر ہوئی جس میں مفتی صاحب نے خاص طور پر مطالعہ وکتب بینی اور صحافت ومضمون نگاری کی اہمیت پر زور دیا، اس کے بعد ہمارے علاقۂ میوات کے تابندہ ستارے حضرت مولانا مفتی محمد جابر میواتی (استاذ دارِ جدید مظاہر علوم سہارن پور) کی دعا پر ہماری یہ مجلس اختتام پذیر ہو گئی، بحمد اللہ رات کے تقریباً ساڑھے گیارہ بجے ہمارا یہ انعامی اجلاس سلامتی وعافیت کے ساتھ مکمل ہو گیا۔

---

(۱۸) مولانا حشمت علی مظاہری: آپ جامعہ مظاہر علوم وقف سہارن پور کے اساتذہ میں سے ہیں۔ آپ کی ولادت ۱۳۸۱ھ۔ مطابق ۱۹۶۲ عیسوی میں بڑا گاؤں ضلع لکھیم پور (یوپی) میں ہوئی، ۱۴۰۴ھ۔ میں جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور سے دورۂ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی، فراغت کے بعد کئ اداروں (""شمس العلوم بڑا گاؤں ضلع لکھیم پور""، ""مدرسہ انوار العلوم سنگاھی لکھیم پور""، ""مدرسہ انوار القرآن بڑا گاؤں ضلع لکھیم پور"") میں تدریسی خدمات انجام دی۔ اس کے بعد شوال ۱۴۴۴ھ۔ مطابق ۲۰۲۳ء میں اپنی مادرِ علمی جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور میں آپ کا تقرر ہو گیا، آپ بہت ہی سادہ مزاج، پاک طینت اور نیک سیرت ہیں، فی الحال تدریسی خدمات سمیت دار المطالعہ کی ذمہ داری بھی آپ سے ہی متعلق ہے۔

معاونین و محسنین کا شکریہ

الحمدللہ ثم الحمدللہ امسال یہاں رہ کر ہم نے شعبۂ صحافت میں حصہ لیا، دیواری مجلہ نکالا، مضامین لکھے اور مقالات لکھنے کا شرف حاصل ہوا، اخیر میں ایک صحافتی انعام اجلاس بھی کیا جو بحمد اللہ بہت کامیاب رہا، جس میں بزمِ صحافت سے متعلق جملہ طلبہ کو خاصی مقدار میں انعامات سے نوازا گیا۔

یہ سب کچھ جو بھی ہوا محض اللہ تعالی کے فضل و کرم سے ممکن ہوا، اس لئے سب سے پہلے خدائے ذو الجلال کی تحمید کرتے ہیں، بعدہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں، اس کے بعد سب سے پہلے ہم شکر گزار ہیں جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارن پور کے ناظمِ اعلی حضرت مولانا مفتی محمد بدران سعیدی کے جنہوں نے پورے سال ہمارے ساتھ مشفقانہ برتاؤ کیا اور بزمِ صحافت سے متعلق ہماری جملہ درخواستوں کو شرفِ قبولیت سے نوازا، نیز یہ کہ اخیر میں صحافتی انعامی اجلاس میں ایک خطیر رقم بزمِ صحافت کے مقالہ نگار طلبہ کے لئے عنایت فرمائی۔

اس کے بعد ہم بے حد شکریہ ادا کرتے ہیں "بزمِ صحافت طلبۂ علاقۂ میوات" کے سرپرست و نگراں حضرت مولانا مفتی ناصر الدین مظاہری کا کہ جنہوں نے نہ صرف یہ کہ قدم بر قدم ہماری رہ نمائی فرمائی، بل کہ ہر لمحہ اور ہر آن اپنے قیمتی آراء و مفید مشوروں سے نوازتے رہے اور ہر ممکن اپنی معاونت ہمارے ساتھ جاری رکھی۔

اسی طرح حضرت مولانا محمد نعیم صاحب (استاذ حدیث مظاہر علوم وقف سہارن پور) کے بھی بہت شکر گزار ہیں کہ انہوں نے تو تمام طلبۂ میوات کے لئے فی طالب علم کے حساب سے رواں ماہ کے تقریباً ۵۰/ فیضِ اختر نامی رسالے عنایت فرمائے، اسی طرح ہم بے حد سپاس گزار اور قدر دان ہیں اپنے مشفق و محسن حضرت مولانا مفتی محمد جابر میواتی کے جنہوں نے ڈھیروں مشغولیات کے باوجود درمیان ہفتہ میں بزمِ صحافت کے تمام مقالات کو جانچنے کا اہم فریضہ انجام دیا اور مزید یہ کہ ہمارے انعامی اجلاس میں سب سے پہلے تشریف لائے اور اخیر پروگرام تک مسند نشیں رہے، اس کے علاوہ پوزیشن والے احباب کے لئے ایک اہم کتاب بھی اپنی طرف سے عنایت فرمائی۔

اسی طرح ان تمام معاونین و محسنین کے بھی ہم بے حد احسان مند ہیں جنہوں نے ہماری بزمِ صحافت اور ہمارے صحافتی انعامی اجلاس میں کسی بھی اعتبار سے حصہ لیا، اخیر میں خاص طور پر اپنے علاقۂ میوات کے جملہ طلبۂ مظاہر علوم وقف سہارن پور کی خدمت میں تشکر وامتنان پیش کرتا ہوں کہ انہیں کی توجہ اور محنت سے یہ سب ممکن ہوا، اللہ تعالی تمام معاونین و محسنین کو اَجرِ جزیل عنایت فرمائے آمین یارب العالمین۔

ختم شد بفضل اللہ تعالی

عبد اللہ یوسف متعلم جامعہ مظاہر علوم قدیم سہارن پور

۲۶/ شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ۔ مطابق ۱۵/ فروری ۲۰۲۶ء

بہ روز یک شنبہ

سرورِ علم ہے کیفِ شراب سے بہتر
کوئی رفیق نہیں ہے کتاب سے بہتر

(پیرزادہ عاشق کیرانوی)

مرجھائے ہوئے پودے کی آبیاری

از قلم: محمد مستقیم میواتی مظاہری

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی سیدنا محمد ﷺ، وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد!

اللہ رب العزت کا بے پایاں شکر و احسان ہے کہ اس نے ہمیں علم کی راہوں کا مسافر بنایا، مدارسِ دینیہ کے پاکیزہ ماحول میں زندگی گزارنے کی سعادت عطا فرمائی اور قلم و قرطاس کی خدمت کا ذوق نصیب کیا، حقیقت یہ ہے کہ قلم اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ اسی قلم کے ذریعہ علم محفوظ ہوتا ہے، افکار منتقل ہوتے ہیں اور نسلوں کی فکری و علمی میراث محفوظ رہتی ہے، قرآن مجید نے قلم کی عظمت کو جس شان کے ساتھ بیان کیا ہے، وہ اس کے مقام و مرتبہ کے لیے کافی ہے، قلم دراصل فکر کا ترجمان، علم کا محافظ اور تہذیب و تمدن کا بنیادی ستون ہے۔

ایک طالبِ علم کے لیے قلم صرف لکھنے کا آلہ نہیں؛ بل کہ اس کی علمی شخصیت کا آئینہ ہوتا ہے، زبان سے بولنا آسان ہے، حافظہ سے پڑھنا بھی ممکن ہے؛ لیکن اپنے ضمیر کی آواز کو الفاظ میں ڈھالنا، اپنے احساسات کو منظم انداز میں تحریر کرنا اور اپنے فکر و شعور کو قرطاس پر منتقل کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں، یہی وہ مقام ہے جہاں سے مضمون نگاری کے فن کا آغاز اور ذہنی و قلبی خیالات و تاثرات کو سطور میں تحریر کرنے کی ابتداء ہوتی ہے۔

اس سال (۱۴۴۶،۴۷ھ۔ مطابق ۲۰۲۵،۲۶ء) اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمیں یہ سعادت حاصل ہوئی کہ ہم مظاہر علوم وقف سہارنپور میں زیرِ تعلیم رہے، یہ ہمارے لئے محض ایک تعلیمی قیام نہ تھا، بل کہ علمی و فکری تربیت کا ایک نیا باب ثابت ہوا، اسی دوران ایک نہایت اہم اور بابرکت کام کا آغاز ہوا، جس کا تعلق

مضمون نگاری سے ہے، یہ سلسلہ طویل عرصے سے موقوف تھا؛ لیکن اس سال اسے از سرِ نو شروع کرنے کی سعادت ہم طلبۂ علاقۂ میوات کے حصہ میں آئی، یہ ہمارے لیے ایک تاریخی لمحہ تھا اور ایک نئی علمی تحریک کی بنیاد بھی۔

اس مبارک سلسلے کو حضرت جی مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ[19] کی یاد میں شروع کیا گیا، اس بزم کے تحت

---

(۱۹) حضرت مولانا محمد الیاس کاندھلویؒ (۱۳۰۳ھ-۱۳۶۳ھ): آپ نے ۱۳۰۳ھ۔ مطابق ۱۸۸۶ء قصبہ کاندھلہ ضلع مظفر نگر میں حضرت مولانا محمد اسماعیل کاندھلویؒ کے روحانی گھرانے میں آنکھیں کھولی، ابتدائی تعلیم والد ماجد سے حاصل کی، کبھی کبھی نظام الدین میں رہنا ہوتا تھا تو کبھی نانہال کاندھلہ میں۔ ۱۳۱۴ھ۔ یا شروع ۱۳۱۵ھ۔ میں برادرِ محترم حضرت مولانا محمد یحییٰ کاندھلویؒ کے ساتھ گنگوہ آگئے اور برادرِ محترم سے ہی پڑھنا شروع کر دیا، فارسی اور عربی کی معتدل کتب گنگوہ میں رہ کر برادرِ محترم سے ہی پڑھی۔

بعد ازاں ۱۳۲۶ھ۔ کو یادگارِ تاش قند شہر دیوبند میں حضرت شیخ الہند کے حلقۂ درسِ حدیث میں شریک ہو کر بخاری و ترمذی شریف کی سماعت کا شرف حاصل کیا۔ پھر کئی سال بعد برادرِ محترم مولانا محمد یحییٰؒ سے چار ماہ میں دورۂ حدیث مکمل کیا۔ حضرت گنگوہیؒ گرچہ طلبہ کو بیعت نہیں کیا کرتے تھے؛ مگر حضرت مولانا محمد الیاسؒ کی خواہش اور خاص حالات پر نظر کرتے ہوئے آپ کو بیعت فرمالیا، آپ جب گنگوہ آئے تو دس بارہ سال کی عمر تھی اور جب ۱۳۲۳ھ۔ میں حضرت گنگوہیؒ کا انتقال ہوا تو آپ بیس سال کے جوان تھے، گویا تقریباً دس سال کا طویل عرصہ امامِ ربانی حضرت گنگوہیؒ کی صحبت میں گزرا۔ بعدہٗ حضرت شیخ الہندؒ کے ایماء پر حضرت مولانا خلیل احمد سہارن پوریؒ سے سلوک و طریقت کے مراسم قائم کیے اور خلافت و نیابت سے سرفراز ہوئے۔

شوال ۱۳۲۸ھ۔ میں مظاہر علوم سہارن پور میں آپ کا تقرر ہوا اور ۱۳۳۶ھ۔ تک یہ سلسلۂ تدریس قائم رہا، اس کے بعد ۲۵/ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ کو آپ کے بڑے بھائی مولانا محمد صاحبؒ کا انتقال ہوا تو اہلیانِ میوات کے اصرار پر حضرت حضرت سہارن پوریؒ کی اجازت سے مرکز نظام الدین تشریف لے آئے۔ آپ کا پہلا حج حضرت شیخ الہندؒ اور حضرت سہارن پوریؒ کی معیت ۱۳۳۳ھ۔ میں ہوا اور دوسرے حج کے لیے حضرت سہارنپوری کی معیت میں شوال ۱۳۴۴ھ۔ میں روانہ ہوئے، اسی سفر حج میں آپ کو دعوت و تبلیغ کے کام کا القاء ہوا۔ اس سفر حج سے ۱۳/ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ۔ کو کاندھلہ میں واپسی ہوئی۔ حج سے واپسی پر آپ نے تبلیغی گشت شروع کر دیا اور دوسروں کو بھی اس کی دعوت دیتے اور الحمدللہ آہستہ آہستہ یہ طریقۂ تبلیغ صرف میوات ہی نہیں؛ بل کہ بیرونِ ہندوستان حجاز و عرب تک جا پہنچا۔ آپ نے بہ حیثیتِ امیر جماعتِ تبلیغ ۱۷/ برس تک یہ کام انجام دیا اور پھر یہ داعئ کبیر مربئ میوات، مصلحِ امت اور مردِ درد آشنا ۱۳۶۳ھ۔ مطابق ۱۹۴۴ء میں اپنی حیاتِ مستعار کا سفر طے کر کے عالمِ فناء سے عالمِ بقاء کی طرف کوچ فرما گئے۔

تعارف نگار: محمد زاہد میواتی (ساکن تروڑہ) متعلم دار العلوم دیوبند۔

باقاعدہ طور پر مضامین لکھنے کا سلسلہ شروع ہوا، اور یہ کام دیکھتے ہی دیکھتے ایک علمی تحریک کی صورت اختیار کر گیا، ابتداء میں یہ سلسلہ صرف ہم طلبۂ میوات تک محدود تھا؛ مگر اس کی برکت سے دیگر صوبوں کے طلبہ نے بھی اس میدان میں قدم رکھا اور اپنے اپنے علاقے کے اعتبار سے ماہانہ جدا ریے نکالنے شروع کر دئے۔

ہمیں اس کام سے جو فائدہ حاصل ہوا، وہ واقعی قابلِ ذکر اور لائقِ تحسین ہے، سچ تو یہ ہے کہ اس سے پہلے میں نے کبھی باقاعدہ اور منظم انداز میں مضمون نگاری کی مشق نہیں کی تھی، اگر میں یہ کہوں کہ یہ فن مجھے پہلی مرتبہ اسی سال حاصل ہوا تو ہرگز مبالغہ نہ ہوگا، پہلے کبھی کچھ لکھنے کی کوشش ضرور کی، مگر اس میں نہ وہ ترتیب تھی، نہ وہ سلیقہ اور نہ وہ فکری پختگی جو اس سال حاصل ہوئی۔

مضمون نگاری کے اس سلسلے نے ہمیں یہ سکھایا کہ اپنے ضمیر کی آواز کو کیسے الفاظ کا لباس پہنایا جائے، اپنے خیالات کو کس طرح منظم کیا جائے اور اپنی داخلی کیفیات کو کس انداز سے تحریر میں منتقل کیا جائے، یہ دراصل ایک باطنی تربیت تھی، جس نے ہمارے اندر سوچنے کی صلاحیت کو بیدار کیا، مطالعہ کا ذوق بڑھایا اور علمی اعتماد عطا کیا۔

مجھے ذاتی طور پر جو فائدہ اس سال حاصل ہوا، وہ میری زندگی کا ایک اہم موڑ ثابت ہوا، پہلے میں لکھنے سے جھجھک محسوس کرتا تھا، الفاظ کی کمی محسوس ہوتی تھی، خیالات منتشر رہتے تھے اور تحریر میں ربط و تسلسل قائم کرنا دشوار محسوس ہوتا تھا، مگر جب اس بزم کے تحت باقاعدہ مضامین لکھنے کی مشق شروع ہوئی، محترم و مکرم عبد اللہ یوسف صاحب کی رہنمائی ملی اور مسلسل اصلاح کا عمل جاری رہا تو آہستہ آہستہ قلم میں روانی پیدا ہونے لگی، فکر میں ترتیب آنے لگی اور تحریر میں ایک نیا اعتماد محسوس ہونے لگا۔

واقعی اس سال لکھنے کا جو سلیقہ، شوق اور جو فکری بالیدگی حاصل ہوئی، وہ اس سے پہلے کبھی نصیب نہ ہوئی تھی، اب جب قلم ہاتھ میں لیتا ہوں تو ذہن میں خیالات کی ایک دنیا آباد ہو جاتی ہے، اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ دل کے اندر چھپی ہوئی باتیں الفاظ کی صورت میں ظاہر ہونے کے لیے بے تاب ہیں، یہ کیفیت محض مشق کا نتیجہ نہیں؛ بل کہ اس بابرکت ماحول، اس علمی تحریک اور اساتذۂ کرام کی شفقت و رہنمائی کا ثمرہ ہے۔

ہم اپنے تمام اساتذۂ کرام اور بہ طورِ خاص حضرت ناظم صاحب (مفتی محمد بدران سعیدی) دامت برکاتہم العالیہ کے بے حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اس عظیم کام کی ہمیں اجازت دی، ہماری حوصلہ افزائی فرمائی اور

قدم قدم پر ہماری رہنمائی کی، اگر ان کی توجہ، اصلاح اور حوصلہ افزائی نہ ہوتی تو شاید ہم اس میدان میں قدم رکھنے کی ہمت بھی نہ کر پاتے۔

بالخصوص ہم اپنے محترم و مکرم عبداللہ یوسف قاسمی کے انتہائی شکر گزار ہیں، جنہوں نے اس بزم کے قیام میں خصوصی توجہ فرمائی، ہمیں اس میدان میں قدم رکھنے کی ترغیب دی اور مسلسل ہماری اصلاح و رہنمائی فرماتے رہے، حقیقت یہ ہے کہ میرے پاس ان کا شکریہ ادا کرنے کے لیے مناسب الفاظ موجود نہیں، ان کی شفقت، خلوص اور علمی رہنمائی ہمارے لیے ایک سرمایۂ حیات ہے، جسے ہم کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس بابرکت سلسلے کو ہمیشہ جاری رکھے، اسے ترقی و قبولیت سے نوازے اور ہمیں اخلاص کے ساتھ علم و قلم کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے، ہمارے قلم کو حق کا ترجمان، صداقت کا آئینہ اور امت کی رہنمائی کا ذریعہ بنائے, آمین یارب العالمین۔

قلم سے تعمیرِ فکر

از قلم: محمد فیضان میواتی مظاہری

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم ﷺ

تمام تعریفیں اللہ رب العزت کے لیے ہیں جس نے ہمیں علم دین کی دولت سے نوازا اور درود و سلام ہو حضور نبی کریم ﷺ پر جنہوں نے علم کو عبادت قرار دیا اور امت کو قلم کی اہمیت سے روشناس کرایا۔

الحمد للہ! اس سال بندہ نے مظاہر علوم قدیم سہارن پور میں دورۂ حدیث شریف میں داخلہ لیا، جب یہاں آیا تو مدرسے کا بابرکت ماحول دیکھا، اساتذہ کی شفقت دیکھی، درس و تدریس کا مضبوط نظام دیکھا، دل خوش ہو گیا، ہر طرف علم کا نور محسوس ہوا، محنت، اخلاص اور سنجیدگی نظر آئی، واقعی یہ ایک ایسا ادارہ ہے جہاں آکر طالب علم کو دینی فضا کا حقیقی احساس ہوتا ہے؛ لیکن ان سب خوبیوں کے باوجود دل کے اندر ایک ہلکی سی کمی محسوس ہوتی تھی، بہ ظاہر سب کچھ مکمل تھا؛ مگر دل کہتا تھا کہ کاش ایک کام اور بھی ہوتا، وہ تھا "فنِ مضمون نگاری" بندہ چوں کہ جس مدرسے (جامعہ معدن العلوم جھمراوٹ[20] میوات) سے پہلے آیا تھا وہاں مضمون نویسی کا باقاعدہ نظام تھا،

---

(۲۰) جامعہ معدن العلوم جھمراوٹ (میوات): جامعہ معدن العلوم جھمراوٹ (گاؤں جھمراوٹ ضلع نوح میوات ہریانہ میں واقع) علم و عرفان کا ایک تابندہ مرکز، شریعتِ مطہرہ کا امین اور وراثتِ نبوت کا روشن مینار ہے۔ یہ ادارہ طالبانِ علومِ نبوت کے ذہن و فہم کو علمی پختگی، فکری بالیدگی، دینی حمیت، شعوری بیداری اور عملی آگہی جیسے اوصاف سے مزین کر رہا ہے۔

نمونۂ اسلاف حضرت مولانا محمد الیاس امینی حفظہ اللہ ورعاہ (امیر شریعت ہریانہ، پنجاب، ہماچل پردیش، چندی گڑھ) نے ۸/ جمادی الاخریٰ ۱۴۱۲ھ۔ مطابق ۱۴/ دسمبر ۱۹۹۱ء بہ روز ہفتہ حاجی چاؤ خاںؒ جھمراوٹ ضلع نوح (میوات) کی وقف کردہ زمین پر تخم ریزی فرمائی، پھر آپ کے خلوص وللّٰہیت، جہدِ مسلسل، حسنِ انتظام، توکل علی اللہ، بے لوث قربانیوں اور سحر گاہی کی آہوں کی بدولت یہ تناور و ثمر آور درخت کی شکل اختیار کر گیا اور آج اس کے فیوض وبرکات سے علاقۂ میوات ہی نہیں؛ بل کہ اطراف واکناف کے خطے بھی مستفیض ہو رہے ہیں، چناں چہ بحمد اللہ تعالی جامعہ ہذا میں تقریباً ۷۰۰/ طلبۂ علومِ نبویہ اپنی علمی تشنگی بجھانے کے لیے زیرِ تعلیم رہتے ہیں۔

جامعہ میں درجاتِ ناظرہ وحفظ کے ساتھ ساتھ، شعبۂ تجوید و قراءت کا بھی معقول انتظام ہے، علاوہ ازیں جماعتِ فارسی و اول عربی تا ہفتم عربی (جماعتِ مشکوٰۃ شریف) کی بھی معیاری تعلیم اور اصلاح وتربیت کا خوب صورت نظم ونسق ہے۔ نہائی عربی درجات میں سے بہ طورِ

اساتذہ رہنمائی کرتے تھے، اصلاح کرتے تھے اور طلبہ کے اندر لکھنے کا ذوق پیدا کیا جاتا تھا، اسی وجہ سے بندے کو اس کام سے خاص شغف ہو گیا تھا، دل میں بار بار یہ خواہش جاگتی کہ یہاں بھی یہ علمی سلسلہ شروع ہو جائے، بندہ دل ہی دل میں دعا بھی کرتا رہتا تھا کہ یا اللہ! یہاں بھی قلمی محنت کا دروازہ کھول دے۔

چند دن گزرے تھے کہ ایک دن اچانک اعلان ہوا کہ عبد اللہ یوسف نے تمام طلبۂ میوات سے ایک جگہ (دار التفسیر) میں جمع ہونے کی درخواست کی ہے، سب طلبہ جمع ہوئے، ہر ایک کے دل میں تجسس تھا کہ عبد اللہ بھائی کیا بات ارشاد فرمائیں گے، جب حضرت نے نہایت محبت بھرے انداز میں یہ خوشخبری سنائی کہ مدرسے میں مضمون نگاری کی تحریک شروع کی جارہی ہے تو یوں محسوس ہوا جیسے دل کی چھپی ہوئی دعا قبول ہو گئی ہو، دل خوشی سے بھر گیا، بے اختیار زبان سے الحمد للہ نکلا اور دل سے حضرت کے لیے دعائیں نکلیں، اس اعلان کے بعد باقاعدہ اس علمی کام کا آغاز ہوا، طلبہ میں نیا جوش پیدا ہوا، قلم اٹھانے کا شوق بیدار ہوا اور علمی ذوق کو نئی راہ مل گئی۔ بندہ

خاص جماعتِ مشکوٰۃ سے فراغت کے بعد طلبۂ کرام عالمِ اسلام اور ایشیاء کی عظیم دینی درس گاہیں دار العلوم دیوبند، وقف دار العلوم دیوبند، مظاہر علوم قدیم سہارنپور اور مظاہر علوم جدید سہارنپور کا رخ کرتے ہیں اور اپنی علمی استعداد کے مطابق انہیں درس گاہوں میں سے کسی سے مزید علمی تشنگی بجھاتے ہیں۔

اس کے علاوہ صحافت آمیزی کے لئے ماہانہ جداریے، مشقِ خطابت کے لئے ہفتہ واری انجمنیں، شوقِ مطالعہ کو مہمیز دینے کے لئے ایک وسیع و عریض لائبریری، نیز کمپیوٹر و عصری تعلیم جیسے اہم اور مؤثر شعبہ جات قائم ہیں، جہاں راسخین فی العلم، حدیث و تفسیر کے رموز شناس، فقہ واصول فقہ اور منطق وفلسفہ جیسے خشک فنون کے بہترین ماہر، درسِ نظامی کے پیچ وخم سے شناسا، کہنہ مشق مشفق و مخلص اساتذۂ کرام طلبہ کے اندر علمی، عملی، فکری اور اخلاقی سلجھاؤ کی تنقیح و توضیح، خوابیدہ صلاحیتوں کو آشکارا، غبار آلود لیاقتوں کو نکھارنے، مطالعہ و تحقیق کا ذوق پیدا کرنے، قلمی وادبی ہنر کو جلا بخشنے، مافی الضمیر کو صفحۂ قرطاس پر سجانے اور اظہارِ خیال کی قوت کو پروان چڑھانے میں ہمہ وقت کوشاں رہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ جامعہ جہاں طلبہ کے اذہان کو ایمان وایقان، حکمت وبصیرت، قیادت وہدایت کے حسین امتزاج سے آراستہ کر رہا ہے تو وہیں طلبہ کے قلوب کو علمِ حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ، وقت کے بدلتے رجحانات، بین الاقوامی نشیب و فراز اور دورِ جدید کے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے اصول وضوابط سے بھی آشنا کر رہا ہے؛ تاکہ طلبہ دینِ محمدی اور قوم وملت کی کماحقہ خدمت ورہنمائی کرنے میں کامیاب وکامران بن سکیں۔ بارگاہِ ایزدی میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس گلشنِ الیاسی کو موسمِ خزان سے محفوظ فرما کر ہمیشہ موسمِ بہاراں کے سائے میں شاداب و آباد رکھے, آمین یارب العالمین۔

تعارف نگار: محمد زاہد میواتی (ساکن تراوڑہ) متعلم دار العلوم دیوبند۔

کے لیے یہ مزید خوشی کی بات تھی کہ اس کام میں بندہ کو نائب مدیر کی ذمہ داری سپرد کی گئی، یہ ذمہ داری دراصل ایک اعزاز بھی تھی اور ایک امتحان بھی، الحمدللہ بندے نے خوشی خوشی اور پوری لگن کے ساتھ یہ ذمہ داری نبھانے کی کوشش کی، مضامین لکھے، ساتھیوں کی تحریروں کی اصلاح میں حصہ لیا، اور خود کو بھی بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملا۔ اس پورے سفر میں تمام ساتھیوں نے خوب تعاون کیا، خاص طور پر رفیقِ درس محمد مستقیم مظاہری نے بہت حوصلہ افزائی کی، رہنمائی کی اور ہر قدم پر ساتھ دیا، ہم دونوں نے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہوئے اس کام کو آگے بڑھایا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ ہم صرف مضامین نہیں لکھ رہے بل کہ اپنے اندر علمی ذوق اور فکری پختگی پیدا کر رہے ہیں۔

الحمدللہ اس ایک سال میں کئی مضامین لکھے گئے، اصلاح ہوئی، سیکھنے کا خوب موقع ملا اور قلم کے ذریعے علم کی خدمت کا جذبہ مزید مضبوط ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ تحریک جو عرصۂ دراز سے خاموش تھی، اس سال دوبارہ زندہ ہوئی اور اس میں نئی روح پھونک دی گئی۔ طلبہ کے اندر لکھنے کا شوق پیدا ہوا، علمی سوچ بیدار ہوئی، اور مدرسے کی علمی فضا میں ایک نیا رنگ شامل ہو گیا۔

آخر میں پھر ایک بار اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں اس مبارک علمی کام کا حصہ بنایا، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک کو ہمیشہ زندہ رکھے، اسے دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے، تمام اساتذہ کرام کو صحت و عافیت اور لمبی عمر عطا فرمائے، اور بالخصوص ہمارے عبداللہ یوسف کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ انہوں نے ایک مدت سے موقوف اس علمی دروازے کو دوبارہ کھولا اور طلبہ کے دلوں میں قلم کا شوق پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے ہمارے لیے صدقۂ جاریہ بنادے۔ آمین یاربّ العالمین۔

فہرستِ طلبۂ میوات مظاہر علوم قدیم سہارن پور

(بابت ۱۴۴۶/۴۷ھ۔ مطابق ۲۰۲۵/۲۶ء)

نمبر شمار	نام	گاؤں	ضلع	درجہ	موبائل نمبر
۱	عبداللہ یوسف	لدھیاپور	فرید آباد	تکمیلِ افتاء	
۲	عبدالواجد	جھمراوٹ	نوح	تکمیلِ ادب	
۳	محمد ناصر	جھمراوٹ	〃	دورۂ حدیث شریف	
۴	محمد مستقیم	دھاندوکا	〃	〃	
۵	محمد فیضان	جیونت	نوح	〃	
۶	محمد عرباض	جمال گڑھ	〃	〃	
۷	محمد ثاقب	چٹی کا باس		〃	
۸	محمد ظہیر	بائی کھیڑہ	نوح	〃	
۹	محمد اشفاق	فتح پور	راجستھان	〃	
۱۰	محمد ندیم	بوبل ہیڑی		〃	
۱۱	محمد راحل	جیونت	نوح	〃	
۱۲	محمد بلال	جودھ پور		〃	
۱۳	محمد لقمان	اڈبر	نوح	〃	
۱۴	محمد مرسلین	سوڈاکا	〃	〃	
۱۵	محمد عاقب	ٹائیں	〃	〃	
۱۶	محمد فرمان	روجکامیو	〃	〃	
۱۷	محمد شعیب اختر	رہنہ	〃	〃	
۱۸	محمد ناصر	روپڈاکا	پلول	〃	
۱۹	محمد عمران	باون ٹھیڑی	نوح	〃	
۲۰	محمد مقیم			〃	
۲۱	محمد صادق	سرائے	پلول	〃	
۲۲	محمد دلشاد	کوٹ	پلول	〃	
۲۳	محمد یحیٰ	فروزپور نمک	〃	〃	

۲۴	محمد طیب	چاندنکی	〃	〃	
۲۵	محمد اسعد اللہ	دیولہ	〃	〃	
۲۶	محمد شاہ نواز	مروڑا	〃	〃	
۲۷	محمد ساجد	نوح	〃	〃	
۲۸	محمد عاقب	پلول	پلول	〃	
۲۹	محمد شاکر	اٹیرنا	فرید آباد	〃	
۳۰	محمد رضوان	بینجوپور	〃	〃	
۳۱	محمد راشد	کھونٹا	نوح	〃	
۳۲	محمد جانب	دہانہ	راجستھان	〃	
۳۳	محمد شمیم	کیتھواڑہ	ڈیگ	〃	
۳۴	محمد الفہد	〃	〃	〃	
۳۵	محمد عاقل	پہاڑپور	نوح	〃	
۳۶	محمد اکرم	چانیاں کلاں	ڈیگ	〃	
۳۷	محمد ارمان	سومکا	〃	ہفتم عربی	
۳۸	محمد شعیب	ریگڑ	نوح	〃	
۳۹	محمد نعمان	آندھاکی	〃	〃	
۴۰	محمد توحید	تاوڑو	〃	〃	
۴۱	محمد اسعد	پاؤسر	〃	ششم عربی	
۴۲	محمد ساجد	ٹائیں	〃	〃	
۴۳	محمد شہزاد	گھاسیڑہ	〃	〃	
۴۴	محمد شکیل	پلول	پلول	〃	
۴۵	محمد تعلیم	اکاتا	ڈیگ	اول عربی	

ماہانہ مطالعہ فارم

شعبۂ مطالعہ انجمن طلبۂ میوات مظاہر علوم (وقف) سہارن پور

زیرِ سرپرستی: حضرت الحاج مولانا مفتی محمد بدران سعیدی دامت برکاتہم العالیہ ناظم و متولی مظاہر علوم (وقف) سہارن پور

نام طالب علم: ..... درجہ: ..... مؤرخہ ..... مطابق: .....

تاریخ	ایام	نام کتاب	یومیہ مطالعہ	کیفیت
۱				
۲				
۳				
۴				
۵				
۶				
۷				
۸				
۹				
۱۰				
۱۱				
۱۲				
۱۳				
۱۴				
۱۵				
۱۶				
۱۷				
۱۸				
۱۹				
۲۰				
۲۱				
۲۲				
۲۳				
۲۴				
۲۵				
۲۶				
۲۷				
۲۸				
۲۹				
۳۰				
		ٹوٹل صفحات ماہانہ مطالعہ		

دستخط طالب علم: ..... دستخط نگرانِ مطالعہ: ..... مؤرخہ: .....

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خصوصی دعوت نامہ

جلسۂ صحافتی منظرنامہ

شعبۂ صحافت طلبۂ علاقۂ میوات مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

MAZAHIR ULOOM WAQF



بہ مقام درس گاہ ہفتم عربی (جماعت مشکوٰۃ) مظاہر علوم (وقف) سہارنپور

بہ تاریخ ۱۱ رجب المرجب ۱۴۴۷ھ مطابق یکم جنوری ۲۰۲۶ء

بہ روز جمعرات بعدِ نمازِ عشاء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامیٔ قدر قابلِ احترام جناب ..... صاحب

امید ہے مزاجِ عالی بخیر ہوں گے۔

ہم اراکینِ شعبۂ صحافت طلبۂ علاقۂ میوات (مظاہر علوم وقف سہارنپور) یہ اطلاع دیتے ہوئے بے حد فرحت و مسرت محسوس کر رہے ہیں کہ الحمدللہ امسال طلبۂ علاقۂ میوات کے شعبۂ صحافت کے زیرِ اہتمام بہت سارے طلبہ نے مضامین و مقالات لکھے ہیں، اس لئے ہم ان مقالہ نگار احباب کی حوصلہ افزائی کی خاطر ۱۱ / رجب المرجب ۱۴۴۷ھ۔ مطابق یکم جنوری ۲۰۲۶ء بہ روز جمعرات بعدِ نمازِ عشاء ایک عظیم الشان سالانہ انعامی اجلاس کا انعقاد کر رہے ہیں، آپ سے شرکت کی خصوصی درخواست ہے، ہم پُر امید ہیں کہ آپ ہماری اس انعامی محفل میں شریک ہو کر ضرور حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

فقط والسلام مع الاحترام

منتظر چشم بھی ہے دل بھی ہے اور جان بھی

رونقِ محفل کی خوشیاں آپ کی آمد سے ہیں

الداعیان:

اراکینِ شعبۂ صحافت طلبۂ علاقۂ میوات مظاہر علوم وقف سہارنپور


بزمِ صحافت طلبۂ میوات کا
صحافتی انعامی اجلاس
مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
بہ تاریخ
۱۱ رجب المرجب ۱۴۴۷ھ
یکم جنوری ۲۰۲۶ء بروز جمعرات
بعد نمازِ عشاء
بہ مقام
درسگاہ ہفتم عربی
مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
زیرِ سرپرستی
حضرت مفتی
بدران سعیدی صاحب
ناظم اعلیٰ مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
زیرِ نگرانی
حضرت مفتی
ناصر الدین مظاہری صاحب
مدیر آئینہ مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
مہمانِ خصوصی
حضرت مولانا
عتیق الرحمن صاحب
استاذ حدیث مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
مہمانِ خصوصی
حضرت مولانا
نعیم مظاہری
استاذ حدیث مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
مہمانِ خصوصی
حضرت مفتی
کوثر علی سبحانی
استاذ حدیث مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
مہمانِ خصوصی
حضرت مفتی
راشد ندوی
استاذ مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
مہمانِ خصوصی
حضرت مفتی
محمد جابر میواتی
استاذ وارجدید مظاہر علوم سہارنپور
آئینہ پروگرام
مہمانِ خصوصی
حضرت مفتی
سعدان سعیدی
استاذ مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
نظامت
عبداللہ یوسف
تلاوت
محمد اسعد میواتی
نعت
محمد طیب میواتی
تقریر
محمد شعیب میواتی
کوئز اول
محمد ناصر میواتی
ترانہ مظاہر علوم
محمد اسجد مظاہری
نعت
محمد زاہد میواتی
کوئز ثانی
محمد مستقیم میواتی
افرادِ مکالمہ
محمد ظہیر میواتی ★ محمد لقمان میواتی ★ محمد ساجد میواتی
محمد عاقب میواتی ★ محمد فیضان میواتی
نوٹ
پروگرام کے بعد شیرینی کا نظم بھی رہے گا۔
ان شاء اللہ تعالیٰ
الداعی الی الخیر اراکینِ بزمِ صحافت طلبۂ علاقہ میوات مدرسہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور


محمد منزل


نتیجۂ فکر: عبداللہ یوسف میواتی
متعلم جامعہ مظاہر علوم (وقف) سہارنپور
بسم اللہ الرحمن الرحیم
ترانۂ مظاہر علوم سہارنپور
یہ علم و عمل کا سنگم ہے یہ ذکرِ خدا کا مخزن ہے
یہ منبعِ خوشبو، مرکزِ دیں، کلیوں سے مہکتا گلشن ہے
خورشیدِ مبیں کی تابانی ہر آن یہاں پر رہتی ہے
تعبیر ہے جس کی علمِ دیں وہ نہر یہاں پر بہتی ہے
ہے شانِ حدیثِ نبوی سے انداز ہے اِس کا قرآنی
پر لطف نگاہوں کا مظہر ہر ذرہ یہاں ہے نورانی
کتنے ہی جبالِ علم وفن ہر وقت یہاں پر رہتے ہیں
اور بحرِ طریقت کے موتی ہر وقت یہاں پر بہتے ہیں
روشن ہے کلامِ نبوی سے مُنعِم کا بڑا انعام ہے یہ
ہر طالبِ کوثر کی خاطر اک ساغر ہے اک جام ہے یہ
اس مجلسِ علمی نے ہم کو غیرت بھی بہت سکھلائی ہے
ہر میداں میں شہزادوں نے باطل کو دھول چٹائی ہے
اس بزم کے ہر ہر گیسو نے اک علمی نام کمایا ہے
دنیا کو دیا ہے علمِ دیں اور فیض ترا پہنچایا ہے
نسبت سے رشید و قاسم کی ہر پھول ہوا سرشار یہاں
اک بزمِ ہدایت قائم ہے باطل کے لیے تلوار یہاں
اس بزم کے ہر ہر گوشے میں اشرف کی شرافت زندہ ہے
محنت بھی خلیلِ احمد کی، ہر دل میں یاں تابندہ ہے
یہ خانۂ علم و دانش ہے، یہ مرکزِ دیں کا زینہ ہے
بنیاد میں ہے احمد کا لہو، مظہر کا اس میں پسینہ ہے
اس بزم کو روزِ اول سے یہ فقہی سعادت حاصل ہے
ممتاز نظر محمود کی لے اس زمرۂ فقہ میں شامل ہے
اسلام کے اس مے خانے کے ہر رند نے اعلیٰ کام کیا
خورشیدِ جہاں پھر کہلایا، دنیا میں نبی کا نام کیا
تنویرِ نبوت کی ضو سے یاں فیضِ زکریا قائم ہے
اسلامی نظر روحانی فضاء اسعد کی صدا بھی دائم ہے
اس گلشنِ دیں کا ہر غنچہ اسلام کا مہرِ تاباں ہے
اس وادیٔ گل میں عنبر ہے اور مشک ہے ابرِ باراں ہے
انوارِ حرم کی شمعوں سے یہ شجرِ مظفر روشن ہے
یہ بزمِ سعیدی، اطہر کے دھڑکے ہوئے دل کا خرمن ہے
تقدیر یہاں کے ذروں کو خوشبو سے سدا مہکاتی ہے
اس چمنِ حسین کی رنگینی سورج کو آنکھ دکھاتی ہے
یہ اہلِ خرد کا مسکن ہے، یہ اہلِ وفا کا نغمہ ہے
خوش بو کا مہکتا باغ ہے یہ بدرانِ حسین کا چشمہ ہے
اس گل کدۂ ایمانی میں اک خاص نوازش ہوتی ہے
ایماں میں اضافہ ہوتا ہے، انوار کی بارش ہوتی ہے
احسانِ خداوندی سے سدا یہ فیضِ مظاہر پھیلے گا
اس بزم جہاں کے کونے تک یہ فیضِ اکابر پھیلے گا
دل سے یہ دعا ہے یوسفؔ کی روشن یہ صدائے پیار رہے
یہ پھولے پھلے مہکے یہ سدا سبزا بھی رہے گلزار رہے

Anjuman Talaba-e-Mewat Mazahir Uloom (Waqf)
Saharanpur Ki Yak Saala Karguzari

DASTAAN-E-FIKR-O-AMAL

Abdullah Yusuf



Publisher:
Anjuman Talaba-e-Mewat
Mazahir Uloom (Waqf), Saharanpur